صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 24 اگست 2021ء بمطابق 15 محرم الحرام 1443 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ o وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ o وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ o اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ o وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ o وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ o الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

(ترجمہ):اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لیے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟ صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے مگر ان فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِ

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور کرنے سے پہلے میں لائق محمد خان صاحب کو ٹائم دیتا ہوں ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے، ان کی ڈاکٹر کے ساتھ Appointment ہے اس لئے، پھر باقی پوائنٹس آف آرڈر کوئسچنز آور کے بعد۔ جی لائق محمد خان صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کا Important ہے، باقی میں دونگا پوائنٹ آف آرڈر But after Questions` Hour. جی ان کی ڈاکٹر کے ساتھ Appointment ہے۔

ضلع تورغر میں غیر قانونی بھرتیاں

جناب لائق محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرے حلقہ تورغر میں Youth Affairs کے ڈائریکٹر نے پشاور سے بوگس اور غلط بھرتیاں کی ہیں، جس کا مکمل ریکارڈ یہ میرے پاس ہے، مہربانی کر کے یہ جو بوگس بھرتیاں کی ہیں، ان کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے کہ کمیٹی میں آکر وہ جواب دیں کہ یہ میں نے غلط بھرتیاں کیں۔

جناب سپیکر: کونسے ڈائریکٹر نے بھرتیاں کی ہیں؟

جناب لائق محمد خان: Youth Affairs.

جناب سپیکر: Youth Affairs. شوکت یوسفزئی صاحب، یہ ان کا ایک پوائنٹ آف آرڈر تھا کہ Youth Affairs۔۔۔--

جناب لائق محمد خان: هغه بهرتیانې غلط شوې دی، زه وایم چې هغه کمیټۍ ته ریفر شی۔

جناب سپیکر: ڈائریکٹر Youth Affairs نے غلط، بوگس بھرتیاں کی ہیں۔

جناب لائق محمد خان: یہ ریکارڈ ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): سر، اس سے میری بات ہوئی ہے، انہوں نے مجھے بتایا تھوڑی دیر پہلے اور یہ کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں، بالکل بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہہ دیا، جائے جی۔

The matter raised by the honorable Member is hereby referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the matter is referred to the concerned Committee.

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، بہت زیادہ پوائنٹس آف آرڈر ہو جائیں گے۔ وہ ڈاکٹر کے پاس، پلیز پلیز، مہربانی کریں، یہ دیکھیں بہت سارے لوگ شروع ہو گئے ہیں، کوئسچنز آور آپ کا Lapse ہو جائیگا، دونگا، میں ٹائم دیتا ہوں ناں، دونگا میں سب سے Promise کرتا ہوں، وقار خان نے بھی ہاتھ کھڑا کیا ہوا ہے، نعیمہ کشور خان، آپ کو بھی Accommodate کرونگا، میں دونگا، Don't worry.

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 12610، مس شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 12610 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اپنے ذاتی کلینکس چلاتے ہیں اور مہنگے داموں مریضوں کا علاج کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ذاتی کلینک کی اجازت کس قانون کے تحت، کن حکام کے احکامات پر دی جاتی ہے، نیز ڈاکٹر صاحبان جو فیس وصول کرتے ہیں اس کا تعین کون کرتا ہے، آیا اس کے لئے کوئی سرکاری سطح پر پیمانہ مقرر کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) اس کا جواب جز (ب) میں ملاحظہ ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبے میں ڈاکٹر حضرات ذاتی کلینکس چلاتے ہیں لیکن کلینک چلانے کا اختیار صرف مستند اور PMDC سے رجسٹرڈ ڈاکٹرز کو ہوتا ہے، چونکہ PDC Code of Ethics کے مطابق ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے، ان مستند ڈاکٹرز کو کلینکس چلانے کا اختیار Health Care Commission دیتا ہے، جو Health Care Commission Act, 2015 کے تحت ان مستند ڈاکٹرز کی رجسٹریشن کراتا ہے۔ ڈاکٹرز کلینکس میں فیس وصول کرتے ہیں لیکن فیس مقرر کرنے کا کوئی قانون ابھی تک نہیں بنایا گیا ہے، تاہم اگر معزز اراکین اسمبلی کو کوئی خاص شکایت ہو تو بتادیں، اس پر ایکشن لے لیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Answer is taken as read, supplementary please.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سر۔یہ سوال جو میں نے کیا ہے اس کا مقصد یہ تھا، کیونکہ ہمارا صوبہ بہت غریب صوبہ ہے اور ظاہر بات ہے کہ عوام جو ہے غریب عوام ہیں لیکن مجبوری کے تحت آپ کو پتہ ہے کہ ہیلتھ کے حوالے سے پھر ہیلتھ پہ اور کسی کے بچے بیمار ہوں تو اس پر Compromise کوئی نہیں کرتا، ہمارے ہاں جو ہمارے ڈاکٹرز صاحبان ہیں، ان کی فیس کے حوالے سے جو میں نے بات کی تھی تو اس پر حکومت نے کہا کہ کوئی قانون موجود نہیں ہے اور یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے سر، کہ ہمارے صوبے میں جو ہمارے ڈاکٹران صاحبان ہیں، ان کی فیس کا کسی کو نہیں پتہ، کوئی دو ہزار فیس لیتا ہے، کوئی تین ہزار، کوئی پندرہ سو، مطلب گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اس طرح کی Responsibility نہیں دی گئی ہے، کوئی تعین نہیں ہے کہ ایک ڈاکٹر اگر وہ ایم بی بی ایس ہے تو ان کی فیس کتنی ہوگی؟ کوئی Specialized وہ ہے، سپیشلسٹ ہے یا کوئی پروفیسر ہے، سرجن ہے، اس کے حوالے سے میرے خیال میں یہ گورنمنٹ کی Responsibility بنتی ہے لیکن میں نے بہت سے ایسے ڈاکٹرز کو دیکھا ہے جو کہ ایک تو بغیر کسی وجہ کے جو بھی Patients جاتے ہیں، ان کو ہزاروں، دس ہزار سے کم میں نے نہیں دیکھا کہ وہ جو ٹیسٹ لکھتے ہیں بغیر کسی وجہ کے، تو اس سے ہمارے غریب عوام بہت زیادہ مجبور ہیں، تو اس حوالے سے میں کہتی ہوں کہ ایک یہ Important issue ہے، اگر Kindly اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تو اس چیز پہ میں حکومت کو بھی چاہونگی کہ وہ سپورٹ کرے اور اس میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ کوئی قانون، کوئی پالیسی ہو۔

جناب سپیکر: بڑا اچھا آپ کا پوائنٹ ہے، یہ بالکل عوام سے Related ہے اور انہوں نے اپنے ایکسریز، اپنی لیبارٹریز بنائی ہوئی ہیں اور اسی میں ریفر کرتے ہیں۔ سردار یوسف صاحب، سپلیمنٹری۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔جناب سپیکر، واقعی بڑا اہم کوسچن ہے اور عام شہری سے اس کا تعلق بھی ہے، اس کے جواب میں گورنمنٹ نے، ڈیپارٹمنٹ نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کے لئے کوئی قانون ہی نہیں ہے، جب کسی چیز کا کوئی قانون ہی نہیں ہے تو اجازت کیوں دی گئی ہے؟ اور پھر عجیب سی بات ہے کہ اگر یہاں پر کسی کی اگر کوئی شکایت ہو تو بتایا جائے۔ شکایت جب غیر قانونی بات ہے تو اس کی پھر شکایت کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، یہ سب سے بڑی شکایت ہے کہ اس کے لئے یا تو قانون ہونا چاہیئے تھا، جب یہ خود اعتراف کرتے ہیں قانون نہیں، تو قانون کیوں نہیں بنایا گیا اور پھر کس قانون کے تحت اجازت ہی نہیں؟ قانون ہے ہی نہیں تو اجازت ہی نہیں ہے اور Illegal practice بھی یہ کرتے

ہیں اور ساری جو فیسیں لیتے ہیں، فیس جو مقرر کرتے پھر اس پر بات ہوتی، کوئی زیادہ لیتا، کوئی کم لیتا، پھر شکایت ہو سکتی تھی تو اس لئے، یعنی یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے، اس کے لئے گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ فوری ایکشن لے اور اس کا تدارک کیا جائے۔ دوسری بات، جس طریقے سے کہ ڈاکٹر صاحبان جو سرکاری بھی ہوں، وہاں پر اپنی جو ڈیوٹی دیتے ہیں اس کے ساتھ زیادہ (مریضوں کو) ریفر کیا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں اچھا جی پرائیویٹ کلینک میں آ جائیں اور پھر وہاں فیس لیتے ہیں، پھر سرکاری ہسپتال میں بھیجتے ہیں، تو یہ تو ڈبل ناانصافی ہے، اس پر فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: حمیرا خاتون صاحبہ، سپلیمنٹری۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جی سپیکر صاحب، نہایت اہم ایشو ہے، اس میں اگر ہم پرائیویٹ کلینکس کے ساتھ پرائیویٹ ہاسپیٹلز کو بھی Touch کریں اور دوسرا اس میں یہ ہے کہ جو ہمارے گورنمنٹ کے ہاسپیٹلز کے ڈاکٹرز ہیں تو وہ جس جس درجے میں اوپر جا رہے ہوتے ہیں، اتنی ہی ان کی ہاسپیٹلز کے اندر حاضری کم ہوتی جا رہی ہے، ان کی ایک بجے، ڈیڑھ بجے اگر چھٹی ہوتی ہے تو وہ لوگ بارہ بجے ٹھیک آتے ہیں، OPD میں وہ چند ہی مریضوں کو دیکھتے ہیں اور ان کا جو باہر کا بندہ ہوتا ہے، وہ ان کو کہتا ہے کہ کلینک میں آپ آکر دیکھ لیں، اس لئے اگر ہم ہاسپیٹلز کا سسٹم بھی بائیو میٹرک بنائیں کہ یہ ڈاکٹرز ہمارے کتنی ڈیوٹیاں کر رہے ہیں، جو لاکھوں کی تنخواہیں لے رہے ہیں؟

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Kamran Bangash Sahib, respond please.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ شگفتہ بی بی نے بڑا Important Question raise کیا ہے اور بالکل ان کے ساتھ گورنمنٹ، ٹریژری بنچز Agree کرتی ہیں کہ کمیٹی کے پاس چلی جائے بات اور اس میں اس کے اوپر مزید بات، بحث ہو لیکن میں تھوڑی سی ایک Clarification کرنا چاہتا ہوں سردار یوسف صاحب نے جو بات کی ہے کہ غیر قانونی ہے، وہ غیر قانونی نہیں ہے، صرف ریٹس کا تعین جو وہ فیس لیتے ہیں، وہ تعین اس میں Mention نہیں ہے، جو PMDC code of ethics ہے اور Health Care Commission law ہے، اس کے تحت ان کو اختیار ہے کہ وہ پرائیویٹ پریکٹس کریں۔ دوسرا، حمیرا خاتون صاحبہ نے بات کی ہے کہ بائیو میٹرک ہے تو ان کو یاد ہوگا، یہی خیبر پختونخوا حکومت میں بہت بڑے لیول پر احتجاج ہوئے لیکن خیبر پختونخوا حکومت اس بات پہ قائم رہی، اب Bio metric attendance ہے، نو بڑے ہسپتال خیبر پختونخوا کے MTIs، وہاں پر یہ Already applicable ہے، ہمارے ڈی ایچ کیوز، ٹی ایچ کیوز اور جو سول

ڈسپنسریز ہیں، وہاں پر اب ہم جا رہے ہیں، ان شاءاللہ ان کو بھی بائیو میٹرک کریں گے، تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم Agree کرتے ہیں ان کے ساتھ کہ یہ کمیٹی میں جائے، پرائیویٹ ہاسپیٹلز کو بھی دیکھ لیں یہ اور جو کلینکس ہیں، ان کے بھی ریٹس کے تعین کے بارے میں بھی کام ہو۔

Mr. Speaker: Thank you, Kamran Sahib. Is it the desire of the House that the Question No. 12610 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Question No. 12610 is referred to the concerned Committee. Question No. 12625, Ms. Nighat Orakzai Sahiba.

* 12625 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایل آر ایچ ہسپتال میں کارڈیالوجی یونٹ عرصہ ایک سال سے بند پڑا ہے جس کی وجہ متعلقہ ڈاکٹروں کا استعفیٰ بتایا جا رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اہم یونٹ بند ہونے سے اب تک ہونے والے نقصانات اور حکومت کی طرف سے اس کی بحالی کے لئے کی گئی اصلاحات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) جی نہیں، ایل آر ایچ میں کارڈیالوجی یونٹ فعال ہے، اس وقت ایل آر ایچ میں چار Cardiac units کام کر رہے ہیں۔

(1) Cardiology (2) Cardiac Surgery (3) Paeds Cardiology (4) Paeds Cardiac چونکہ ایل آر ایچ کو Covid-19 کے لئے مختص کیا گیا ہے اس لئے Cardiac Surgery Ward کو عارضی طور بند کیا گیا ہے اور مریضوں کو Cardiac Surgery کے لئے HMC اور PIC ریفر کیا جاتا ہے۔ باقی یونٹس مکمل طور پر فعال ہیں۔

(ب) ایل آر ایچ ہسپتال میں صرف ایک یونٹ Cardiac Surgery بند کیا گیا ہے چونکہ اس کو Covid-19 کے مریضوں کے لیے مختص کیا گیا ہے، باقی ماندہ یونٹس مکمل طور پر فعال ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، 12625 جو ہے اگر آپ اس میں دیکھیں تو ڈیپارٹمنٹ نے جو مجھے جواب دیا ہے، اس سے تو میں بالکل مطمئن نہیں ہوں لیکن میں اس میں کچھ سوالات اور جوابات کرنا چاہتی ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کہا ہے کہ میں نے پوچھا ہے کہ ایل

آر ایچ ہسپتال میں کارڈیالوجی یونٹ عرصہ ایک سال سے بند پڑا ہے جس کی وجہ متعلقہ ڈاکٹروں کا استعفیٰ بتائی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا ہے، جی نہیں، ایل آر ایچ میں کارڈیالوجی یونٹ فعال ہے اور اس وقت ایل آر ایچ میں مندرجہ ذیل چار Cardiac units کام کررہے ہیں۔ (1) Cardiology (2) Cardiac Surgery (3) Paeds Cardiology (4) Paeds Cardiac Surgery. لیکن نیچے آکر وہ کیا کہتے ہیں کہ چونکہ ایل آر ایچ کو Covid-19 کے لئے مختص کیا گیا ہے اس لئے جو Cardiac Surgery Ward ہے، اس کو عارضی طور پر بند کیا گیا ہے اور مریضوں کو Cardiac Surgery کے لئے HMC اور PIC بھجوایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دوسرا پھر انہوں نے کہا ہے، ایل آر ایچ میں صرف ایک ہی یونٹ Cardiac Surgery بند ہے، اچھا اس میں یہ بات ضرور کرنا چاہونگی کہ یہ ایل آر ایچ جو ہے، یعنی غریبوں کے لئے ایک ہاسپیٹل ہے جس میں کہ Fifty beds ہیں اور جب Fifty beds ہیں تو ان Fifty beds میں انہوں نے کیا کیا؟ کہ جب کورونا شروع ہوا تو بجائے اس کے کہ جیسے دوسری گورنمنٹس نے پنجاب نے، سندھ نے، بلوچستان نے، انہوں نے باہر کوئی جگہ لیکر یا کوئی اور ایسا سسٹم کرکے، چونکہ یہ پہلی کورونا کی جو لہر تھی اس میں انہوں نے اس کو بند کیا اور اس میں سرجریز وغیرہ بند کردیں، تو جناب سپیکر صاحب، ان میں صرف ایل آر ایچ میں صرف Fifty beds ہیں Cardiac Surgery کے ہیں اور یہ جو ہے پرائیویٹ اور پبلک (پارٹنرشپ) سے نہیں چلتا، یہ صرف غریبوں کے لئے ہے، یعنی یہ سرکاری طور پر ہوتا ہے جبکہ ایچ ایم سی، پی آئی سی ہے، یہ پبلک اینڈ پرائیویٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے کیا کیا کہ Cardiac کے جتنے بھی مریض تھے ان کو جو گیسٹرو وارڈ ہے، صرف بیس بیڈز تھے اور ان بیس بیڈز میں سے دس کو شیئر کردیا، Heart surgeries کے لئے اور دس کو اس کے ساتھ، یعنی گیسٹرو کے ہیں، اس کو دے دیا جناب سپیکر، اور تین وارڈز کو انہوں نے کورونا کے لئے چھوڑ دیا کہ ان میں کورونا (مریضوں کے ساتھ) جو بھی ہوتا ہے، ہوتا جائے لیکن جناب سپیکر صاحب، اب میں آپ کو ایچ ایم سی اور پی آئی سی کی بات کرتی ہوں کہ وہاں پر ہمارے پاس کوئی بھی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ جو سرجری کرسکے جو کہ اتنے اچھے ڈاکٹرز یا اتنا اچھا وہاں پہ نہیں ہے سسٹم کہ جس میں کہ سرجری کی جاسکے اور سب سے Important بات یہ ہے کہ دس کلو سے اگر کم بچہ ہوگا تو اس کو تو مطلب، اس میں وہ اس کو ریفر یہاں پر نہیں کریں گے ناں، نہ ایل آر ایچ میں کرینگے، وہاں پر بھی Facility نہیں ہے، نہ ایچ ایم سی میں کرینگے اور نہ ہی پی آئی سی میں کرینگے، ان کو وہ ریفر کرینگے باہر یا پرائیویٹ ہسپتالوں میں یا صوبے سے باہر کرینگے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ

سمجھتی ہوں، اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ یہ کیا کرتے ہیں کہ ان کو Purchasing کا زیادہ شوق ہے اس ڈیپارٹمنٹ کو، انہوں نے ابھی ایک مشین خریدی ہے جس کو کہ کیتھ لیپ ایک مشین خریدی ہے جو کہ بیس کروڑ کی ہے اور جناب سپیکر صاحب، ابھی تک اس پہ ایک Procedure نہیں ہوا، اس کا مطلب یہ ہے کہ غریب عوام کے پیسے، بیس کروڑ روپے انہوں نے یعنی اڑا دیئے کیونکہ میں بانگ دہل، میں منسٹر صاحب کی بات نہیں کروں گی، میں گورنمنٹ کی بھی بات نہیں کروں گی، میں ڈیپارٹمنٹ کی بات کروں گی کہ ڈیپارٹمنٹ صرف Purchasing میں اور یہ بھی آپ کو پتہ ہی ہوگا کہ Purchasing ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے، وہ خود منسٹر نہیں کرتا ہے، ان کے جو بھی متعلقہ لوگ ہیں وہ کرتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، بیس کروڑ روپے انہوں نے ضائع کئے اور پھر یہ ایک کام کرتے ہیں کہ یہ ایک کمپنی کے ساتھ معاہدہ کرتے ہیں یا کمپنی ان کو مفت مشین دے دیتی ہے جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے، چاہے وہ ہیلتھ ہے، چاہے وہ دوسرا ہے، وہ ان کو دے دیتی ہے اور وہ کیا کرتے ہیں کہ پانچ سال، چھ سال کے بعد جب وہ مشین خراب ہو جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم آپ کو اتنے کی مشین دیں گے لیکن آپ ہمارے ساتھ معاہدہ کریں گے کہ ہم ہی سے خریدیں گے وہ مشین، تو آپ دس سال بعد دیکھیں کہ دس سال کے لئے ایک مشین کی قیمت کہاں، مطلب ہمیں مختلف ڈیپارٹمنٹ، مختلف مطلب لوگوں سے ہمیں وہ کرنا چاہیئے جناب سپیکر صاحب، دوسری بات جو میں کرنا چاہتی ہوں، یہاں پہ کہ جو Procedure نہیں ہوا ہے اور جناب سپیکر صاحب، جو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو ایچ ایم سی اور جو پی آئی سی ہے کارڈیالوجی وارڈ میں کم از کم جناب سپیکر صاحب، ایک سو بیڈز ہونے چاہئیں تھا جو کہ ابھی تک تو نہیں ہیں اور پورا خیبر پختونخوا اس ایل آر ایچ پہ Depend کرتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی کے ساتھ مجھے موقع ملا ہے کہ اگر آپ کو یاد ہو تو یہ ایک 1074 کے تحت آپ اپنے سیکرٹریٹ سے ایک Unanimous قرارداد جس میں کہ میں اپنے ان بھائیوں کو، پی ٹی آئی کے بھائیوں کو بھی مطلب یعنی شاباشی دونگی، اپنے اپوزیشن کے لوگوں کو بھی، کہ سات سو ڈاکٹروں، گیارہ سو ڈاکٹروں کے لئے ہم نے یہ قرارداد منظور کروائی تھی، آج وہ بیٹھے ہوئے ہیں باہر احتجاج پہ جناب سپیکر صاحب، جب ایک Unanimously قرارداد پاس ہو جاتی ہے تو کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا دوسرے ڈیپارٹمنٹ پہ Binding ہوتی ہے یہ کہ یہ گیارہ سو ہیں یا سات سو ہیں یا چھ سو ہیں، جتنے بھی باہر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کا حق مارا جا رہا ہے اور اسی لئے میں نے یہ سوال اس کے ساتھ اس کو منسلک کر دیا ہے کہ مہربانی کریں ڈاکٹروں پہ بہت زیادہ پیسہ خرچ ہوتا ہے، چاہے

وہ گورنمنٹ کا ہو، چاہے وہ ماں باپ کا ہو اور وہ بہت زیادہ پڑھائی کر کے اس نتیجے پر پہنچے ہیں آپ کے پاس اور اس میں ہمارے کرونا میں پچپن (55) لوگ شہید ہو گئے ہیں، مریض تو بعد میں آتا ہے لیکن ڈاکٹرز جو ہیں وہ سب سے پہلے جو ہے، تو وہ Already اس پہ کام کر رہے ہوتے ہیں، تو خدا کے لئے اپنے وعدے پورا کریں، جو یہ اسمبلی ہے، اس کی توقیر ہے اور اس کو میرا خیال ہے کہ اس کی قراردادوں کو جو ہے، Unanimously قراردادوں کو Implement کیا جائے۔ جناب سپیکر، میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ابھی تک وارڈ جو ہے وہ بالکل اس میں کورونا کے ہی مریض ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Ji, Kamran Bangash Sahib respond please.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، ایک تو پیشگی میں، (مداخلت) آپ نے بات کر لی، ایک تو سر، پیشگی میں ہیلتھ منسٹر کے Behalf پہ یہ بتا دیتا ہوں ممبرز کو، آنریبل ممبرز کو آج پی ایم (پرائم منسٹر) کے ساتھ ان کی Engagements تھیں تو ان کے Behalf پہ میں Answer کر رہا ہوں۔ میڈم نگہت اورکزئی نے بہت زیادہ ہوم ورک کیا ہے اس کے اوپر یقیناً لیکن جو ایل آر ایچ ہے وہ چونکہ شہر کے بالکل وسط میں ہے، میرے حلقے کے بالکل قریب ہے تو میرے خیال سے یہ بات مناسب نہیں ہے، وہاں پہ جو تین یونٹس ہیں، وہ ابھی بھی فعال ہیں بلکہ میں یہ بھی Floor of the House پہ کہہ رہا ہوں کہ میرے اپنے ایک Close relative کا Recently ادھر جو Procedure ہے، وہ ہوا ہے، ہیلتھ کے حوالے سے، تو تین یونٹس ابھی فعال ہیں، ایک جو نیا ہیلتھ کا Sorry Heart کا ایک بڑا بلاک بنا تھا، وہ Covid کے لئے Dedicate ہو گیا اور سر، یہ پورے پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں Existing facilities کے ساتھ Covid patients کو اس لئے رکھتے ہیں کہ بعد میں Complications آتی ہیں، ان کو Heart diseases کے بھی مسئلے ہوتے ہیں، Kidney failure کے بھی Issues آتے ہیں، Shortness of breath کے بھی آتے ہیں، آئی سی یو میں بھی ان کو لیکر جانا ہوتا ہے، تو Existing facilities میں ان کو رکھا جاتا ہے۔ دوسرا جو انہوں نے ایک مشین کے حوالے سے بات کی ہے تو ایل آر ایچ کے حوالے سے تو میں یہ Assure کرا دیتا ہوں ان کو کہ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا وہ، وہ ایل آر ایچ کا اپنا ایک MTI board ہے، انہوں نے یہ Procurement کی ہو گی اور مجھے زیادہ ڈیٹیل کا نہیں پتہ لیکن میں اس بات پہ آپ کو Assurance دیتا ہوں Floor of the House پہ کہ وہ سارے جو KPPRA کے Khyber Pakhtunkhwa Public

Procurement Regulatory Authority کے Rules ہیں وہ Follow کئے ہونگے اور اگر نہیں Follow ہوئے تو آپ اس کو پھر کوئسچن کریں ، انشاءاللہ اس کے اوپر ہم Separately ڈیپارٹمنٹ سے ساری ڈیٹیل منگوالیں گے۔ تو یہ پی آئی سی جو ہے وہ State of the Art ایک Cardiac unit ہے، ہاسپیٹل ہے Specialized اور اس کے ساتھ ساتھ ایچ ایم سی میں بھی، تو ادھر جن Patients کو Cardiac surgery کی ضرورت ہوتی ہے تو ادھر ریفر کیا جاتا ہے اور ابھی ابھی Recently میں آپ کو اگر بتاؤں، آج صبح بھی ایک Patient heart کا میں نے پی آئی سی میں ان کے جو ڈاکٹران صاحبان ہیں ان سے میں نے بات کی ہے، میرے ہی حلقے کا تھا اور اس طرح کے Regularly patients جاتے ہوتے ہیں ادھر اور لوگ بڑے Satisfied ہیں، وہاں پہ بالکل Corporate style کا ایک اچھے طریقے سے Patients کو Treat کیا جاتا ہے۔ جو ہمارا صحت کارڈ ہے، اس میں بھی ان کو Facilitation مل رہی ہے۔ تو میری جو Understanding ہے اور جو Answer ہے، اگر اس کے بعد ان کو Procurement کے اوپر کچھ ہے تو وہ Separately لے آئیں، ہم یقیناً ایل آر ایچ سے اس کے اوپر لے لیں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کو اپنی Procurement کے لئے کچھ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ انہوں نے Rules follow کئے ہیں، نہیں کیے ہیں، میں Rules اور ان کی بات ہی نہیں کر رہی ہوں، میں یہ بات کر رہی ہوں کہ بیس کروڑ کی مشین آئی، اگر بیس کروڑ کی مشین آئی ہے تو پھر اس پہ Procedure ابھی تک کیوں نہیں ہوا، ایک Procedure اس پہ نہیں ہوا تو وہ مشین کیوں لی گئی ہے؟ مجھے یہ بتایا جائے۔ میں نہ اس کی بات کرتی ہوں کہ انہوں نے Follow کئے ہونگے، اور دوسری بات، اچھی بات آپ نے کی ہے کہ ہیلتھ کی بات جو آپ نے کی ہے، بات سے بات چلتی ہے جناب سپیکر صاحب، ایک غریب عورت ہاسپیٹل میں آئی سی یو میں تھی اور اس کو ہیلتھ کارڈ کی ضرورت تھی اور جب نادرا سے بات کی تو انہوں نے کہا آئی سی یو سے اس کو اٹھا کر لایا جائے اور اس کا انگوٹھا لگے گا، تو ہم اس کے بعد اس کی بیماری کا علاج شروع کریں گے، تو جناب سپیکر صاحب، ہم لوگوں کو کیا مرنے کے لئے چھوڑ دیں؟ جب تک ان کا

انگوٹھا نہیں لگے گا آپ ہیلتھ کارڈ، ہیلتھ کارڈ، مجھے ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ اگر کسی غریب کو ہیلتھ کارڈ کی ضرورت ہے تو وہ کیسے اس کو وہ کرے گا؟ بات یہ ہے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، سر ان کو چاہیے کہ نادرا کا دفتر ہر ایک۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے آج بڑا خطاب فرمایا، ذرا جواب سنتے ہیں، بادشاہ صالح صاحب بھی بات کر لیں تو پھر آپ، جی بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہسپتالوں کی بات ہو رہی ہے تو ہمارے ہسپتالوں میں تو دفاتر قائم ہیں، وہاں پہ یا سیکیورٹی کے لوگ بیٹھے ہیں یا وہاں، آر ایچ سی شرینگل کی بات کرتا ہوں سر، یا کوہستان کے مختلف ہسپتالوں کے، تو شرینگل میں اے سی کا دفتر ہسپتال میں ہے، ای اے سی کا دفتر ہسپتال میں ہے، ان کے گھر بھی ان کے قبضے میں ہیں، تو اس کے بارے میں حکومت کی کیا رائے ہے یا کوئی حکومت کا پروگرام ہے؟ وہ ہمیں بتایا جائے کہ اس کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے؟

جناب سپیکر: جی کامران بنگش۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ایک تو جو میڈم نے بات کی ہے صحت کارڈ کے حوالے سے تو میں، میں صرف یہ بات نہیں کر رہا، پورا خیبر پختونخوا یہ بات کر رہا ہے، جس طریقے سے لوگ اس سے Facilitate ہو رہے ہیں جس بڑے سکیل پر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ امریکہ جیسے ملک میں بھی اوبامہ کی پوری Campaign اس کے اوپر تھی Obama care کے نام سے وہ کہہ رہے تھے کہ ہم American citizen کو ہیلتھ انشورنس دیں گے، تو میرے خیال سے یہ خیبر پختونخوا کے سر، خیبر پختونخوا کے لوگوں کے سر، یہاں کی اپوزیشن پارٹریژری بنچز دونوں کے سر یہ سہرا جاتا ہے کہ ہم نے اس کو Pioneer کیا۔ یہ جو انہوں نے بات کی ہے، اگر اس طرح کی کوئی Insensitive remarks دیئے ہیں نادرا نے، تو وہ میرے خیال سے بہت زیادہ Condemnable لیکن میں آپ کو یہ بتاؤں سر، کہ خیبر پختونخوا کی یہی موجودہ حکومت، ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر کوئی Emergency patient آتا ہے تو وہ پرچی کاونٹر میں نہ لگے، وہ سیدھا جائے اپنا علاج کرے، ہم ان ساری چیزوں کے اوپر بہت زیادہ Sensitive ہیں، خیبر پختونخوا حکومت۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے ہیلتھ کارڈ میں ہم نے

Revolution برپا کیا ویسے ہی ان جیسے Initiative کے اوپر ہم بڑے سیریس ہیں، اگر اس طرح کے کوئی رپورٹس ہیں تو ہم یقیناً نادرا کے ساتھ بھی اور جو ہیلتھ انشورنس کمپنی، اس کے ساتھ بھی Take up کریں گے۔ جو سر نے بات کی ہے، بالکل خیبر پختونخوا حکومت اس بات پہ Clear ہے کہ Hospitals dedicated ہوتے ہیں، وہ Patients کے لئے ہوتے ہیں، وہاں پہ Specialized activities ہوتی ہیں، اگر کوئی ان کے پاس ہے تو یقیناً میں بھی ہیلتھ منسٹر صاحب سے بات کروں گا اور یہ میرے ساتھ بھی Share کر سکتے ہیں، ہم اس کے اوپر کوئی Alternate راستہ سوچیں گے، انشاء اللہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور یہ جو ڈاکٹرز باہر بیٹھے ہیں، وہ بھی انہوں نے، وہ ڈاکٹرز۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، اس میں میرے خیال سے کل بھی اسمبلی میں بات ہوئی ہے ان کے حوالے سے، میں نے پہلے ہی سے پیشگی معذرت کی تھی کہ آج چونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں تو میں انہی کو نسچنز تک Limited رہوں گا، منسٹر صاحب آ جائیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھیں، ڈاکٹر صاحبان ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، انشاء اللہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں گے، ہم پولیٹیکل لوگ ہیں، بات چیت سے ہی مسائل حل کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مطلب ہے ان سے کسی کو ملنا چاہیئے جا کر تا کہ جو بھی ایشو ہے، ان کی جو یہ Sitting ہے، اس میں وہ ختم ہو سکے۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، وہ آپ ڈائریکشن دے دیں جن کو کرنا چاہتے ہیں آپ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے بھی کہا، ہمارے ڈاکٹر صاحبان جتنے بھی ہیں پورے صوبے کے، ہمارے بچے ہیں، وہ احتجاج میں بیٹھے ہوئے ہیں، دیکھو آپ بھی اس ایوان کے ممبر رہ چکے ہیں کہ جب کبھی ایسا احتجاج ہوتا تھا تو اپوزیشن اور حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی بنتی تھی، ان کے پاس جا کر بات کرتی تھی اور حکومت اس کی بات سنتی تھی، ہر کوئی، وہ ہمارے پاس فون بھی کرتے ہیں اور خود اس کے پاس گئے بھی ہوئے ہیں، میں آپ کی وساطت سے حکومت کو ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ہیلتھ منسٹر کی اپنی ذمہ داری کہ وہ پی ایم کے ساتھ ملاقات کر رہے ہیں لیکن آپ ایک حکم دیں، ایک ایسی کمیٹی بنا دیں، آپ ہی اس ہاؤس کے Custodian ہیں، وہ پورے صوبے کے بچے اور ڈاکٹرز ہیں اور وہ احتجاج میں دو تین دن سے بیٹھے ہوئے ہیں، دیکھو سارے وہ ہمارے پاس کاغذات بھجواتے ہیں، برائے

مہربانی ان کے ساتھ ایک مذاکراتی کمیٹی بنادیں، ان کی خدمات ہیں، پولیو میں انہوں نے ڈیوٹی دی ہے، کورونا میں انہوں نے دی ہے، خود میں نے ادھر اعتراف کیا تھا اسمبلی کے فلور پر کہ Young doctors نے جو خدمات اس صوبے میں ادا کی ہیں وہ قابل تحسین ہیں، برائے مہربانی شوکت صاحب، کامران بنگش صاحب، آپ لوگ جوان ہیں، وہ بھی جوان ہیں، ہم تو بوڑھے لوگ ہیں، کم از کم دعا ہی دیں گے کہ ہمارے بچے ہیں، آپ کے بھائی ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کے ذریعے اس کے مسئلے کو حل کرلیں، اللہ ہمارے ہیلتھ منسٹر کو اور بھی ترقی دے، وہ مصروف ہوتے ہیں، بہت زیادہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں، انگریزی بھی بڑی اچھی بولتے ہیں لیکن اتنے پورے صوبے کے ڈاکٹرز ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے ہاں ایسا کوئی نہیں ہے کہ ان کے پاس جاکر اپنے پرسنل زبان میں سمجھادیں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں، آپ ہمارے بیٹے ہیں، آپ یہ انکا مسئلہ حل کریں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔ میاں صاحب، کامران بنگش صاحب، آپ یا شوکت یوسفزئی صاحب اور ساتھ ایک کامران، ٹھیک ہے چلو اور ایک اپوزیشن کا بندہ لے لیں، لیکن باہر میسج بھیجیں کہ وہ اپنے چار پانچ، میری عرض سنیں، چار پانچ لوگ ان کے اندر بلالیں ہاؤس میں، اندر میٹنگ روم میں چار پانچ بندے ان کے آجائیں اندر اور یہاں آپ ان سے میٹنگ کریں، باہر نہ جائیں، ادھر بلالیں چار پانچ لوگوں کو، ابھی تو کامران صاحب کو نسچنز آور میں ہیں ناں۔ جی شوکت صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت)</u>: پھر چونکہ کامران کا ابھی بزنس رہتا ہے تو لاء منسٹر صاحب کر دیں اور ان کے ساتھ اپوزیشن کے کوئی کر دیں، تو جو بھی بات ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو Fully support کریں گے، ہمارے بچے ہیں، ہم ہر صورت انشاء اللہ تعالیٰ سپورٹ کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، آپ اور آپ کے ساتھ ان کو لے جائیں، میاں نثار گل صاحب کو لے جائیں، ادھر سے چار پانچ بندے لے آئیں، اندر بٹھالیں اور جیسے ہی کامران اور یہ ادھر سے فارغ ہوتے ہیں کو نسچنز آور سے، یہ ان کے ساتھ جاکر بات کرتے ہیں۔ جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: اگر یہ Possible ہے کہ ان میں سے چار پانچ آجائیں تو ہم سارے مل لیں گے ان سے، کوئی ایشو نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے یہی کہا ہے ان سے، وہ ان کو جو میں باہر بھیج رہا ہوں، دو بندوں کو، چار پانچ بندوں کو اندر لے آئیں یا گیٹ سے کسی کو کوئی میسج بھجوادیں، Messenger بھجوادیں، آپ اپنا کوئی سیکورٹی کا،

کدھر ہے سارجنٹ ایٹ آرمز، ان کو بھیجیں، انہیں کہیں جی کہ پانچ چھ بندے ان کے آ جائیں اندر، یہاں اندر بٹھالیں ان کو اور پھر جیسے ہی منسٹرز فارغ ہوتے ہیں، ان سے مل لیتے ہیں اور ساتھ اپوزیشن کے لوگ بھی مل لیتے ہیں۔ Okay، بس آپ ادھر ہی بیٹھیں، وہ بیٹھ جائیں آپ، آپ نہ جائیں، میں نے سارجنٹ ایٹ آرمز کو بھیج دیا ہے باہر، وہ ان کے چار پانچ نمائندے اندر لے آئے گا، پھر آپ ادھر ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، اچھی بات ہے جی۔ آپ نے کوئی بات کرنی ہے، نعیمہ کشور صاحبہ، اس حوالے سے ابھی بات ہو گئی ہے ناں، ان کو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جی تھوڑی سی میں صرف ایک چیز میں اس حوالے سے سپیکر صاحب، آپ کے علم میں لانا چاہ رہی تھی کہ ہمارے ہاؤس نے اور شوکت یوسفزئی صاحب کے Sign سے ہم نے اس پہ ریزولیوشن پاس کی ہے کہ ہم اس کو وہ کریں گے، تو میرے خیال میں ہمیں اس کا وہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے متفقہ ریزولیوشن پاس کی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو اور شوکت یوسفزئی صاحب کو اس ریزولیوشن کو پاس کرنا چاہیئے تھا۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> تو اگر یہ ریزولیوشن ہم نے پاس کی ہے کہ ہم ان کو کریں گے تو میرے خیال میں اس کا پاس ہونا چاہیئے اور اس ریزولیوشن کا ہمیں ریزلٹ ملنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ بالکل Genuine issue ہے، کوئی چودہ سو ڈاکٹروں میں سے سات سو تو بھاگ ہی گئے ہیں، Insecurity feel کرتے ہیں، انہی میں سے شہید بھی ہوئے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھیں، بیٹھ کر جو بھی حل نکلتا ہے کوئی تو ان کے ساتھ بیٹھ کر جو بھی حل نکلتا ہے، کوئی Respectable ان کی Sitting بہرکیف ختم کروانی ہیں اور آپ اس میں اپنا Role play کریں، جو بھی Positive role ہے، نگہت بی بی تو گئیں۔ چلو کوسچن نمبر 12752، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 12752 _ <u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں نوزائیدہ بچوں کیلئے نرسری کی سہولت موجود ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے کن کن ہسپتالوں میں نوزائیدہ بچوں کیلئے نرسریاں قائم ہیں، نیز ان نرسریوں میں جو سہولیات موجود ہیں اور جن سہولیات کی کمی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں میں نرسری کی سہولت موجود ہے، نیز ان نرسریوں میں جو سہولیات موجود ہیں اور جن سہولیات کی کمی ہے، ان کی تفصیل ہسپتال وار منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، میرا یہ Premature babies کے متعلق کوئسچن تھا کہ ہاسپیٹل میں سہولیات موجود ہیں کہ نہیں؟ اس کا جواب تو مجھے "ہاں" میں دیا گیا ہے لیکن میں نے آگے ڈیٹیل مانگی تھی کہ بڑے جتنے بھی ہاسپیٹلز ہیں، ان میں کیا کیا سہولیات ہیں اور کیا کیا نہیں ہیں، ان کی ڈیٹیل دیجیئے؟ تو منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ کیا ہمارے صوبے میں صرف دو ہی بڑے ہاسپیٹلز ہیں، کے ٹی ایچ اور ایل آر ایچ؟ کیونکہ مجھے ان کی تھوڑی بہت ڈیٹیل دی گئی ہے، باقی کسی ہاسپیٹل کی ڈیٹیل نہیں ہے اور ان کی صورتحال بھی دیکھیں تو وہ تسلی بخش نہیں ہے کیونکہ ان ہاسپیٹلز پہ ہمارے پورے صوبے کا بوجھ ہے۔ یہ Premature babies کیلئے Incubator کی ضرورت ہوتی ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ یہاں پہ Lighting system صحیح نہیں ہے، بجلی کا بار بار آنا جانا اور ایک بیڈ اور بارہ بارہ بیڈز کیلئے ایک نرس کا ہونا، تو یہ بچے تو Depend ہی کسی اور پہ کرتے ہیں اور دس مریض کیلئے ایک ڈاکٹر کا ہونا، یہ انتہائی تشویشناک حالت ہے، یہ ان کے مطابق، میرے خیال میں جو Ground reality ہے ہم دیکھیں تو اس سے بھی زیادہ تشویشناک ہے۔ تو اس طرح کے کوئسچنز کہ ہمیں جواب تسلی بخش نہیں ملتے، یہ مجھے منسٹر بتائیں کہ کرک کی کیا صورتحال ہے، لکی مروت کا بتائیں، ڈی آئی خان کا اور ڈی آئی خان کا یہ ڈائریکٹر نے مجھے ایک Page کا جواب دیا ہے کہ وہاں پہ تمام سہولیات موجود ہیں، جب پشاور میں موجود نہیں ہے تو وہاں پہ تمام سہولیات اور اتنی تسلی بخش Situation کیسے ہو سکتی ہے؟ تو جناب، یہ ہمیں Complete answer کیوں نہیں ملتا؟

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر، یہ بڑا اہم کوئسچن ہے، پورے صوبے کیلئے بھی اور میں اس پہ سپیشل کرک کی بات کرونگا، Last week مجھے فون آیا کہ آپ کرک ہاسپیٹل آ جائیں، سات لاکھ کی آبادی میں ہمارے ہاں ایک چلڈرن ہاسپیٹل ہے سر، اس میں دس بیڈز ہیں اور دس بیڈز میں تقریباً تین تین، چار چار بچے ان پہ پڑے ہوتے ہیں، ادھر تو یہ نرسری کا پوچھ رہے ہیں، وہ بچے جو چار پانچ، تین سال کے ہوں، آپ یقین کریں کہ منسٹر صاحب کسی کمیٹی کو بھی بھیج دیں، نہ ادھر کوئی صفائی کا بندوبست ہے، پورے ڈسٹرکٹ کیلئے ایک چلڈرن ہسپتال جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں ہے، ہم کبھی بھی Criticism نہیں کرینگے، ہم آپ کی تعریف کرینگے، ہم اور آپ لوگ ایک ہی ہیں، عوام کے نمائندے ہیں لیکن جو بات حقیقت ہو، آپ کو اس پہ سوچنا بھی چاہیئے، پورے صوبے کیلئے کہ جی ایک پورے ضلع میں پورے دس بیڈز کا ہاسپیٹل، چلڈرن ہاسپیٹل اور اس میں سہولیات نہ ہوں تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں باقی چھوٹے بچے جو نوزائیدہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کامران بنگش صاحب، ذرا Speedily چلیں، بڑا کام رہتا ہے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، تھینک یو۔ انہوں نے جو کوئسچن پوچھا ہے، اس کے حوالے سے ڈیپارٹمنٹ نے بڑے ہاسپیٹلز کو کیونکہ آج صبح میں نے ان سے بریفنگ لی ہے، بڑے ہاسپیٹلز سے ڈیپارٹمنٹ کا یہ مراد تھا کہ ایم ٹی آئی، تو انہوں نے مردان کی ایم ٹی آئی کی، مفتی محمود ہاسپیٹل کی اور باقی ایم ٹی آئیز کی ڈیٹیل دی ہوئی ہے، جو میرے پاس پڑی ہوئی ہے اگر ان کو کہیں پہ یہ لگتا ہے کہ Facilities کم ہیں یا انہوں نے جیسے کرک کی بات کی ہے، تو یہ کوئسچن دوبارہ بھی ڈیپارٹمنٹ اس کے اوپر سارے جو اضلاع ہیں، ان کی ڈیٹیل لیکر دوبارہ بھی ان کو جمع کرا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جواب تو دے دیا ہے۔ منسٹر صاحب نے، اب اس میں بحث برائے بحث ہی چلتی رہے گی، آگے چلیں ان کے پاس جو جواب تھا انہوں نے دے دیا۔ کوئسچن نمبر 12795، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 12795 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ ایک سال کے دوران پشاور میں گن پوائنٹ پر رہزنی کے کتنے واقعات رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور رہزنوں کی فائرنگ سے کتنے افراد جاں بحق اور زخمی ہوئے ہیں؛

(ب) رہزنی میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے، نیز جاں بحق اور زخمی افراد کے لئے مالی معاونت کے حکومتی اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلی) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت و افرادی قوت نے پڑھا)::

(الف) بمطابق رپورٹ موصولہ منجانب SSP / Investigation پشاور بحوالہ چھٹی نمبر 2440/PA مورخہ 11-09-2019 گزشتہ ایک سال کے دوران پشاور میں رہزنی کے کل 125 مقدمات رجسٹرڈ ہوئے جن میں نو افراد قتل جبکہ چار افراد زخمی ہوئے ہیں۔

(ب) رہزنی میں ملوث کل 368 ملزمان میں سے 315 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، نیز جاں بحق اور زخمی افراد کی مالی معاونت، حکومتی اقدامات کے لئے متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا جائے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا وہ مختلف واقعات جو رونما ہوئے رہزنی کے اور ڈکیتی اور اس قسم کے تو اس میں جو مجھے جواب ملا ہے، اس میں ایک سو پچیس افراد کے خلاف مقدمات اس وقت رجسٹرڈ ہوئے ہیں جبکہ رہزنی کے واقعات میں 368 ملزمان کے خلاف جو رجسٹرڈ ہوئے ہیں، اس میں سے 315 کو گرفتار کیا گیا جبکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ واقعات کی جو یہ تعداد بتائی گئی ہے، یہ انتہائی کم ہے، Gross root level پر ہمارے ڈسٹرکٹس کے اندر اور محلوں کے اندر روزانہ کی بنیادوں پر کافی بہت زیادہ واقعات رونما ہو رہے ہیں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آیا ہمارے صوبے کے اندر سی سی ٹی وی کیمروں کا کوئی سسٹم ہے، ان کو پکڑنے کا اور کیا ہماری بڑی بڑی شاہراہوں بازاروں مارکیٹوں اور پارکوں کے اندر کوئی سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں؟ اور دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے صوبے کے اندر کوئی Toll number ہے، اس طرح کا کمپلینٹ نمبر ہے کہ اگر کوئی بھی واقعہ کسی کے ساتھ رونما ہوتا ہے تو چونکہ تھانے میں جانا اور اس کا جمع کروانا اور اس کا ہمارے ہاں اتنا وہ نہیں ہوتا، تو اس کیلئے کوئی نمبر ہمارے پاس اس طرح کا ہے کہ کوئی فوری طور پر اس پہ کوئی اپنی بات اس پہ رجسٹرڈ کروائے، وہ متعلقہ تھانوں کے ساتھ وہ Link ہو اور پھر ہر ضلع کا جو ہے، اس تھانے کے اندر اس کی شکایات درج ہوں۔

Mr. Speaker: Ji, who will respond? Shaukat Yousafzai Sahib, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر، جو انہوں نے ڈیٹیل مانگی تھی، وہ ڈیٹیل تو خود ہی انہوں نے بتا دی، جو Written مانگی تھی، جو انہوں نے کہا سی سی ٹی وی کیمرے، تو آپ

کو پتہ ہے کہ کئی جگھوں پہ نصب بھی ہیں لیکن سارا میں نہیں کہہ سکتا کہ پورے شہر میں سی سی ٹی وی کیمرے ہیں۔ ایک ہمارا ایک منصوبہ ہے، پشاور شہر کیلئے جو سیف سٹی کے نام سے اس پہ کام ہو رہا ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ اس کے بعد ہم بتا سکیں گے لیکن وہ صرف پشار کی حد تک ہے، باقی جہاں حساس علاقے ہیں، جو حساس ایریاز ہیں وہاں پر سی سی ٹی وی کیمرے ہیں لیکن ہر جگہ ممکن نہیں ہے اور نہ اتنے Resources ہیں صوبے کے پاس، کوشش ضرور ہو رہی ہے، تو میں یہ عرض کرونگا، باقی جو انہوں نے کہا نمبرز تو Already کئی تھانوں کے اندر شکایت سیل موجود بھی ہیں، کچھ وزیر اعلیٰ کمپلینٹ سیل بھی موجود ہے، آئی جی کمپلینٹ سیل بھی موجود ہے، تو اس طرح وہ ہے، باقی ایف آئی آر کیلئے آپ کو پتہ ہے Online FIR درج ہو سکتی ہے اور وہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ایف آئی آر درج نہ کرے تو اس حوالے سے بھی شکایت کی جا سکتی ہے، تو میرے خیال سے اگر کوئی اور مزید ڈیٹیل چاہیئے تو میں بتا دونگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ کوسچن نمبر 12805، صلاح الدین صاحب۔

* <u>12805</u> _جناب <u>صلاح الدین</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-71 پشاور گھڑی مالی خیل میں سول ڈسپنسری موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری میں سٹاف کی انتہائی کمی ہے اور چوکیدار کے حوالے سے عرصہ دو سال پہلے ہم نے یہ بات اسمبلی فلور پر اٹھائی تھی کہ چوکیدار غیر حاضر ہوتا ہے لیکن تا حال اس پر عمل درآمد نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب مذکورہ ڈسپنسری میں سٹاف کی کمی پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز چوکیدار کی حاضری رپورٹ بھی پیش کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سول ڈسپنسری میں میڈیکل آفیسر کی کوئی آسامی منظور شدہ نہیں ہے لیکن ایک میڈیکل ٹیکنیشن، ایک وارڈ اردلی، دو ای پی آئی ٹیکنیشنز اور ایک چوکیدار موجود ہے، جن کی حاضری رپورٹ منسلک ہے۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ بالا سٹاف کے مطابق سول ڈسپنسری میں سٹاف کی کوئی کمی نہیں ہے اور چوکیدار بھی موجود ہے۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. My this Question and part (b) of it, I had asked, whether there is deficiency of Staff in the discussed CD and the answer is very, I shouldn't say ridiculous, is very ironical. Sir, I am told that اس سی ڈی میں میڈیکل آفیسر کی کوئی آسامی منظور شدہ آسامی نہیں ہے۔ And for my people, for the people of my constituency, let me be in Pashto.

ما پښتنه کړې ده چې په سول ډسپنسرئ کښې د سټاف کمے دے او ما ته وائی هلته میډیکل آفیسر منظور شده آسامی نشته دے ، لکه تاسو سوچ اوکړئ چې یو هاسپیټل دے او په هاسپیټل کښې ډاکټر نشته دے ، دا څنګه Possibleدے ، نو دلته څوک کښینی ، دوئ ماته څه وائی؟ دوئ وائی چې دلته کښې ټیکنیشن دے ، نو د ټیکنیشن د پاره لکه سوچ اوکړئ ټیکنیشن به Patients dealکوی، یو ټیکنیشن ډاکټر کیدے شی؟ ډاکټر پیرامیډیکس دا خو بیل بیل کیډرز دی، دا څنګه دوئ یو کولے شی؟ دوئ پورې به زه خاندم نه، نو څه به کوم، شاباشے به ورکومه؟ دوئ وائی دلته میډیکل آفیسر نشته دے ، اتم کال د دې ګورنمنټ دے ، هیلته ایمرجنسی ده د تیرو دوه کالو راهسې او میډیکل آفیسر نشته دے۔ بیا مخکښې څو، دا څنګه ایمرجنسی ده؟ مخکښې څو سپیکر صاحب، دوئ دا وائی چې یو وارډ اردلی دے---

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، کامران بنگش صاحب، .Respond, please

جناب صلاح الدین: سر، اگر یہ میں پورا کر لوں تو اس کے بعد اگر یہ Respond کر دیں تو I think it will better, so that.....

جناب سپیکر: آپ کا آ گیا، ان کو سنتے ہیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، صلاح الدین صاحب بڑے Diverse nature کے ہیں، ایک ہی کوسچن میں انہوں نے تین زبانوں میں بات کر لی، انگلش میں، پھر اردو میں اور پھر پشتو میں لیکن یہی ہماری اسمبلی کی خوبصورتی ہے سر، یہ جنہوں نے کوسچن پوچھا ہے۔----

جناب سپیکر: ہندکو ان کو آتی نہیں ہے ورنہ ہندکو میں بھی کر لیتے۔ (قہقہہ)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ماشاء اللہ ان کو Languages تینوں اچھی آتی ہیں لیکن معلومات بھی تھوڑی سی ضروری ہیں، اس حوالے سے کہ سول ڈسپنسری اور ہاسپیٹل میں فرق ہوتا ہے سر، انہوں

نے کوئسچن پوچھا ہے سول ڈسپنسری کا، اس کا ایک جو پورا طریقہ کار ہوتا ہے، Schedule of New Establishment, SNE کے تحت تو اس میں میڈیکل آفیسر نہیں ہوتا، اس میں ٹیکنیشن ہی ہوتا ہے، جو کہ محلے کی سطح پر ان معاملات کو دیکھتا ہے اور یہ ہم نے نہیں بنایا ہے سر، یہ انہی کے دور سے چل رہا ہے لیکن خیر یہ اس وقت ہمارے ساتھ تھے پی ٹی آئی میں، تو ان کو زیادہ علم نہیں ہوگا، تو سر، یہ ہے۔ انہوں نے جو چوکیدار کی بات کی ہے، اس کی Attendance sheet بھی یہاں پہ اسمبلی میں آچکی ہے، تو وہ بھی موجود ہے، کچھ سٹاف کی جو کمی ہے وہ یقیناً انشاء اللہ آج کے کوئسچن کے بعد ہم پوری کر دینگے، انشاء اللہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Question No. 12827, Khushdil Khan Sahib.

* <u>12827</u> ـ <u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) امبریلہ سکیمیں کیا ہوتی ہیں، کس اصول اور قانون کے تحت ان میں سکیمیں شامل کی جاتی ہیں، تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے اور کیا ممبران اسمبلی کی سکیمیں بھی شامل کی جاتی ہیں، اس کیلئے کیا پالیسی ہوتی ہے اور اس کی مجاز اتھارٹی کون ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب جناب معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا)</u>: (الف)1۔ ایک ہی نوعیت کی کئی چھوٹی سکیموں کے مجموعہ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک ہی نام کے ساتھ ظاہر کی جانے والی بڑی سکیم کو امبریلہ سکیم کہتے ہیں، مثلاً صوبہ بھر میں دو سو پرائمری سکولوں کا قیام۔

2۔ امبریلہ سکیموں میں ذیلی سکیم، سب سکیم کی شمولیت کے لئے طریقہ کار امبریلہ پی سی ون کے اندر درج ہوتا ہے اور یہ طریقہ کار امبریلہ پی سی ون کی منظوری کے ساتھ ہی PDWP سے منظور ہو جاتا ہے۔ اس میں ذیلی سکیم کی منظوری کے لئے شرائط و ضوابط Criteria بھی منظور ہو جاتا ہے، ہر ایک امبریلہ سکیم میں ذیلی سکیم کی شمولیت کا طریقہ کار اور ضابطہ سکیم ضروریات کے مطابق ہوتا ہے۔

3۔ امبریلہ سکیم میں ضروریات کی بنیاد پر سکیمیں شامل کی جاتی ہیں جن کی نشاندہی متعلقہ محکمہ خود کرتا ہے یا ممبران اسمبلی اپنے حلقہ نیابت میں عوام کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ محکمے کو یا وزیر اعلیٰ کو ذیلی سکیم کی شمولیت کے لئے تجاویز/ درخواستیں دیتے ہیں۔

4۔ ممبران اسمبلی کی تجاویز کا بھی متعلقہ محکمہ جائزہ لیتا ہے جو کہ اپنے ضلعی دفاتر کے ذریعے فیزیبلٹی رپورٹ تیار کراتے ہیں، قابل عمل فیزیبلٹی ہونے کی صورت میں ترجیحات کا تعین کرتا ہے اور امبریلہ سکیم

کے پی سی ون میں ممکن حد تک شامل کر کے مجاز فورم PDWP یا DDWP سے منظوری لی جاتی ہے۔

جناب صلاح الدین: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ان کے پاس جو جواب تھا وہ دے دیا، انہوں نے کہا کہ ڈسپنسری میں ڈاکٹر ہوتا ہی نہیں ہے۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر، بات ہی نہیں بنی، میں نے پوری ڈسکشن بھی نہیں کی۔

جناب سپیکر: کوسچن پہ کوئی ڈسکشن نہیں ہوتی، اس کا Answer جو ہوتا ہے، وہ Already آ چکا ہوتا ہے، آپ سپلیمنٹری کر سکتے ہیں، یعنی کوسچن کا جواب آ گیا، اس کے اوپر سپلیمنٹری تو آپ نے کر دیا، انہوں نے جواب دے دیا۔

جناب صلاح الدین: سپلیمنٹری کیا ہے، کیوں نہ اس طرح کر لیں-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب صلاح الدین: چوکیدار کی بات ہوئی ہے، یہ چوکیدار پچھلے دو سال سے نہیں آ رہا اور یہاں پہ یہ پہلی دفعہ نہیں ہے، یہ Third time ہے میں اسمبلی میں اس پوائنٹ کو اٹھا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا سمجھتے ہیں، یہ کدھر ہے، کہیں ملک سے باہر تو نہیں ہے؟

جناب صلاح الدین: جی سر۔

جناب سپیکر: کہیں ملک سے باہر تو نہیں ہے؟

جناب صلاح الدین: نہیں سر۔

جناب سپیکر: یا کبھی کبھی آتا ہے۔

جناب صلاح الدین: وہ سٹوڈنٹ ہے، وہ صرف تین چار مہینے بعد اپنی حاضریاں لگانے آتا ہے، پھر ہوتا ہی نہیں ہے، اس کو Debatable بھی نہیں بنانا چاہتا تو کیوں نہ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں اور We will look into the matter in detail, so I will request that this-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک چوکیدار کیلئے کمیٹی میں ریفر کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب صلاح الدین: سر، اس میں اور بھی باتیں ہیں۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب، اس کو چیک کر لیں کہ اگر چوکیدار ڈیوٹی پہ نہیں آتا اور ویسے تنخواہ لے رہا ہے اور حاضریاں لگاتا ہے تو ذرا اس کو چیک کر کے ہدایات جاری کریں، یہ ان کا مسئلہ حل کرا

دیں.Chowkidar should be there، تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا ان شاء اللہ، یہ کمیٹی کا کوئسچن بنتا ہی نہیں ہے۔ تھینک یو۔ جناب خوشدل خان صاحب، بس ناں، بسNo more, lapsed، خوشدل خان صاحب۔ سراج الدین صاحب، کوئسچن نمبر13124۔

جناب صلاح الدین: باا ثر شخصیت ہے، اس لئے ہر ایک ڈرتا ہے، جس طرح دوسرے بھی ڈرتے ہیں، یہاں پہ بھی یہ، دا شاہ فرمان یو کس بھرتی کہے دے ، ھغہ یو دے-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں؟ (شور) جی صلاح الدین، آخری بات کر لیں آپ، صلاح الدین صاحب، آخری بات کر لیں آپ۔

Mr. Salahuddin: Sir, please it is just a humble request that the matter, this may be referred to the Health Committee, so that we will go through all this matter and will find a reasonable solution to this, please.

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، آپ کی جو رولنگ آ گئی ہے، یقیناً یہ ڈی ایچ او کے لیول کی ایک بات ہے کہ وہ ایک چوکیدار کی Attendance کو دیکھ لیں یا آئی ایم یو کے Through اس کو چیک کر لیں، میرے خیال سے میری Understanding کے مطابق یہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے کہ چوکیدار کے Matter کو لیکر ہم کمیٹی میں اس کے اوپر ڈسکشن کریں، بہت زیادہ Important discussion جیسے میڈم شگفتہ ملک نے بات کی، وہ پورے صوبے کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے تک کا، ایک پورے سسٹم کو بدلنے کا وہ ہے، تو میرے خیال سے اس لیول کی اگر ڈسکشن ہو گی تو کمیٹی کا بھی ایک رہے گا، تو میری Suggestion تو یہی ہے کہ میں اور صلاح الدین ڈی ایچ او کے لیول پر ان کے ساتھ بات کر لیں گے، وہ خود اس ایشو کو Resolve کر لیں گے Otherwise Sir جیسے آپ کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے سر، لیکن یہ Assurety, I want this assurety be materialized and others.

جناب سپیکر: ابھی اجلاس کے بعد بیٹھ کر فون کر لیں۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: سراج الدین صاحب، کوئسچن نمبر 13124-

* 13124 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے تحت ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی سکیل وار تعداد کتنی ہے؛

(ب) مذکورہ ضلع میں آسامیوں کی سکیل وار تعداد کیا ہے، نیز آسامیاں کب سے کن وجوہات کی بنا پر خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا):: (الف) محکمہ کے تحت ضلع باجوڑ میں تعینات سرکاری ملازمین کی منظور شدہ پرآسامیوں کی سکیل وار تعداد منسلک ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ب) مذکورہ ضلع میں خالی آسامیوں کی سکیل وار تعداد جز(الف) میں درج ہے، مزید برآں جہاں تک خالی آسامیوں کی وجوہات کا تعلق ہے،اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ خالی آسامیاں صوبے میں Overall سٹاف کی کمی ہے، البتہ محکمہ صحت کی کوشش ہے کہ دور دراز علاقوں میں تمام کمی کو پورا کیا جائے۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے جو سوال کیا تھا، ہیلتھ کے حوالے سے ہمارے ڈسٹرکٹ میں صرف ایک ہی ہسپتال ہے بڑا،اوراس میں آٹھ سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں، تواس وجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے، اگر وہ پشاور میں آتے ہیں تو کم سے کم ان کے پندرہ بیس ہزار روپے لگتے ہیں، تو ویسے بھی ہمارا جو ضلع ہے، ہم ویسے بھی بہت مسائل سے دوچار ہیں، تو میری منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ ہے کہ جلدی سے جلدی ہمارے جو ہاسپیٹلز ہیں ان میں وہ جو آٹھ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی آسامیاں ہیں، ان کو پر کیا جائے تاکہ ہمارے لوگوں کو تھوڑا سا ریلیف مل جائے اور تھوڑی سی آسانی ہو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جیسے ابھی یہاں پہ بات ہوئی ہے، ایڈہاک پہ جو ڈاکٹر صاحبان کی بھرتی ہوتی ہے وہ یقیناً ایسی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہوتی ہے کیونکہ پبلک سروس کمیشن میں ایک بڑا Rigorous Process ہوتا ہے، اب ہم اس کی ریفارمز کے اوپر بھی Last week بھی ہماری

میٹنگ ہوئی ہے، وہ پبلک سروس کمیشن کی ایک کمیٹی بنی ہے، ہم نے ان کی Time line کو چار سے چھ مہینے تک ہم نے ریکویسٹ کی اور اس کو ایک قانونی شکل بھی ہم دے رہے ہیں کیونکہ بڑا Lengthy ایک Process ہوتا ہے اور پھر اگر In case of emergency جیسے اب یہ ان کا ہے ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ کی نہیں ہیں، بارہ میں سے بارہ Vacant ہیں، اگر اس طرح کی ہم Recruitment کرتے ہیں تو پھر یقیناً اس طرح کے ایشوز سامنے آتے ہیں کہ وہ پھر ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ریگولرائز کیا جائے، تو یہ Already پبلک سروس کمیشن میں ہے، 827 میں سے صرف 125 posts vacant ہیں، باقی سب Filled ہیں لیکن یہ بھی ان کا مطالبہ ٹھیک ہے کہ ان کو بھی جلد از جلد Fill ہونا چاہیئے، تو ہم پبلک سروس کمیشن سے بھی ریکویسٹ کرینگے اور ڈیپارٹمنٹ خود بھی اس Matter کو دیکھے گا جی، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 13150, Inayatullah, lapsed. Question No. 13218, Sobia Shahid Sahiba, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13150_جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے لیکر اب تک کتنے میڈیکل کالجوں کی منظوری دی گئی ہے، ان کے نام اور مقام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ کالجوں کے لئے کتنی رقم جاری کی گئی ہے نیز ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک جاری ہیں، اسکی تفصیل فراہم کی جائے؟

تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) سال 2013 سے لیکر اب تک 03 میڈیکل کالجوں کی منظوری دی گئی ہے، ان کے نام اور مقام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گجو خان میڈیکل کالج صوابی۔2۔ نوشہرہ میڈیکل کالج۔3۔ تیمر گرہ میڈیکل کالج دیر لوئر

(ب) مذکورہ کالجوں کے لئے جاری کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے نیز ان میں سے 01 سکیم مکمل ہو چکی ہے اور 02 ابھی جاری ہیں۔

نمبر شمار	کل رقم	جاری کی گئی رقم (ملین)	موجودہ حیثیت
1	437.744	437.744	30.06.2018 کو مکمل ہو چکا ہے
2	280.275	204.275	ADP 2019-20 کے مطابق اسکی تکمیل
3	2262.122	428.175	جاری ہے۔

13218 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PPHI کا منصوبہ دوسرے صوبوں میں ختم کیاگیا ہے جبکہ صوبہ خیبرپختونخوامیں جاری ہے؛

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہوتوPPHIکامنصوبہ خیبرپختونخوامیں ختم نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

تیمور سلیم خان(وزیرصحت): (الف) جی نہیں۔

(ب)۔PPHIکامنصوبہ خیبرپختونخوامیں مورخہ22 ستمبر2016سے ختم کردیاگیاہے۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Leave applications: Janab Zafar Azam Sahib, MPA for two days 24th to 25th , Hafiz Aasam-uddin Sahib, MPA for four days from 24th to 27th, Janab Anwar Zeb Khan, Sahib, Minister 24th for today, Mr Arshad Ayub Sahib, Minister for today, Malik Shah Muhammad Khan Wazir Sahib, Minister for today, Janab Fazl-e-Hakim Sahib, MPA for today, Mufti Obaid-ur-Rehman Sahib, for today, Haji Anwar Hayat Khan Sahib, MPA for four days 24th to 27th, Ms Nadia Sher Sahiba, MPA for today, Mr Mir Kalam Khan Sahib,MPA for today, Ms Rabia Basri Sahiba, MPA for today, Mr Taimur Salim Jhagra Sahib, Minister for today. Is this the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

عنایت اللہ صاحب کی ایڈجرنمنٹ موشن تھی،انہوں نےDefer، اس کومیںDeferکرتاہوں۔

Call Attention: Mian Nisar Gul Sahib, MPA, to please move his call attention No. 2063, in the House.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

میاں نثارگل: شکریہ، جناب سپیکر۔جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کراناچاہتاہوں، وہ یہ کہ MNCHپروگرام جوکہ 2011میں شروع ہوااوراس پروگرام کے تحت سی ایم ڈبلیو (Cammunity Midwives) پورے صوبے میں2011سے لیکراب تک بہت ہی کم پیسوں میں گھروں میں خواتین کاعلاج کرتی ہیں اوراس کے ساتھ ساتھ پولیو کی ڈیوٹیاں بھی

کرتی ہیں اور حال ہی میں کرونا ویکسینیشن کی ڈیوٹیاں بھی کر چکی ہیں۔ یہ سی ایم ڈبلیو ہر مہینے باقاعدہ طور پر اپنی ماہانہ رپورٹ ڈی ایچ او کے پاس جمع کرتی ہیں، لیکن انہیں ماہانہ صرف پندرہ ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے جو کہ بہت کم ہے، اس تنخواہ کو بھی اکثر بند کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ اب بھی ان کی تنخواہیں پچھلے سال اکتوبر سے بند ہیں۔ اس کے علاوہ اس پروگرام کے تحت بھرتی ہونے والا باقی مکمل سٹاف ریگولر، مستقل ہو چکا ہے، ان سی ایم ڈبلیو کو جن کو اس پروگرام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے، ان کو ابھی تک مستقل نہیں کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ مجھے ایک دو منٹ دے دیں۔ سپیکر صاحب، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، یہ پروگرام 2011 میں شروع ہوا تھا، لوگوں کو، عورتوں کو گھروں میں Facilitate کرنے کے لئے، ان کی زچگی کا پروگرام ہے اور اب کرک میں یہ سارے جتنے بھی تھے، میرے پاس آئے ہوئے تھے کہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، ان سے پولیو کی ڈیوٹیاں بھی لی جاتی ہیں اور ساتھ ساتھ باقاعدہ ڈی ایچ او کو ہر مہینے یہ رپورٹ بھی کرتی ہیں لیکن بدقسمتی سے جتنا بھی سٹاف ہے اس کا، وہ سارا Permanent ہو گیا لیکن یہ عورتیں ہماری بیٹیاں ہیں، ہماری مطلب بچیاں ہیں، ابھی تک ان کو مستقل نہیں کیا گیا اور دوسری بدقسمتی یہ ہے جناب سپیکر، کہ ادھر اعلان ہوا تھا پچھلے بجٹ میں کہ کم سے کم تنخواہ اکیس ہزار روپے ہو گی اور یہ پندرہ ہزار روپے پہ گزارہ کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ایک سال سے ڈی جی (ہیلتھ) کے ساتھ اس کی فائل بند پڑی ہے پورے صوبے کی، یہ فائل بند پڑی ہوئی ہے، یہ ڈیوٹیاں بھی کر رہی ہیں لیکن نہ ان کو مستقل کیا جا رہا ہے، یہ Over age بھی ہو رہی ہیں، Educated بھی ہیں، ان میں بی اے پاس ہیں، ایف اے پاس ہیں، میٹرک پاس ہیں، ڈیوٹیاں بھی کر رہی ہیں، تنخواہ بھی نہیں ملتی، مستقل بھی نہیں کی جا رہیں، میری کامران بنگش صاحب، یہ ریکویسٹ ہو گی کہ برائے مہربانی آپ اس کو چیک کر لیں کہ جب پورا MNCH پروگرام 2011 سے اس صوبے میں چل رہا تھا، یہ Permanent ہو گیا لیکن یہ سی ایم ڈبلیو جو عورتیں ہیں، ابھی تک مستقل نہ ہو سکیں اور آپ سے بھی ریکویسٹ ہو گی کہ اس میں آپ بھی ہماری مدد کر لیں کیونکہ پورے صوبے کی جو، ایسا نہ ہو کہ یہ دوبارہ ادھر پھر احتجاج میں آ جائیں اور پھر ہم اس کے لئے پھر باہر جائیں، تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay ji, Kamran Bangash Sahib. Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر، یہ MNCH کا پروگرام تھا، یہ بڑا اچھا بھی گیا اور اس سے کافی مسائل بھی حل ہوئے بہت ساری جگہوں پہ، جہاں پہ ہمارے لیڈی ڈاکٹرز نہیں

ہوتی تھیں، ان کو باقاعدہ ٹریننگ دی گئی۔ شروع میں جب میں ہیلتھ منسٹر تھا تو ان کو ٹریننگ دی گئی اور وہ پھر باقاعدہ طور پہ جہاں ڈیلیوری سسٹم نہیں ہوتا تھا وہ وہاں پہنچتی تھیں۔ پھر ان کو ہم نے تھوڑا سا وہ کیا، ستائیس سو روپیہ بھی دینا شروع کیا کہ جی کسی بھی خاتون کی جب ڈیلیوری ہوتی ہے تو آپ اس کو سٹارٹ سے لیکر آخر تک وہ جو خرچہ ہے، ستائیس سو روپے وہ کرینگے۔ پھر بعد میں ان کو یہ اختیار بھی دیا کہ جی آپ پرائیویٹ کلینک بھی شروع کریں، تو بہت ساری جگہوں میں اس کا بڑا فائدہ بھی ہوا لیکن یہ چونکہ پراجیکٹ تھا وہ پراجیکٹ ختم ہوا، جب پراجیکٹ ختم ہوا اور ڈی جی (ہیلتھ) کی طرف سے ان کو لیٹر گیا کہ اب آپ اپنا پرائیویٹ کلینک شروع کریں اور ابھی آپ کو تنخواہیں نہیں دی جائیں گی، لیکن میرے پاس کافی تین چار دفعہ چارسدہ سے بھی آئیں، مالاکنڈ سے بھی آئیں اور وہ یہی کہہ رہی ہیں کہ جی ہمارا اتنا عرصہ ہو گیا اور ابھی ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ہمیں Permanent کیا جاتا لیکن چونکہ آپ کو پتہ ہے پراجیکٹ کا سسٹم تھا، پراجیکٹ بند ہوا تو وہ ملازمین بھی ابھی تک فارغ ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ Mid wives جو ہیں ان کا Community Midwives ان کا Role بڑا اچھا رہا اور اگر ڈیپارٹمنٹ کیونکہ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے نہیں پوچھا لیکن اگر ڈیپارٹمنٹ اس بات سے Agree کرے اور Community Midwives کو ایک طریقہ کار کے مطابق Continue کرے، اگر کر سکتے ہیں یا ان کا کوئی Nominal ایسا کریں کہ جس کی وجہ سے اگر پرائیویٹ کلینک بھی وہ کرنا چاہیں تب بھی ان کو کوئی ایسا سرٹیفیکیٹ یا مراعات یا کوئی ایسا ملنا چاہیئے جس کی وجہ سے ان کو اپنا روزگار چلانا آسان ہو جائے، تو میں اس بات سے اتفاق کر سکتا ہوں۔ جناب سپیکر، کوئی کمیٹی بنا دیں تاکہ ان کے سارے وہ دیکھ لیں کیونکہ اس وقت بہت ساری Community Midwives جو ہیں وہ Trained ہیں لیکن بیچاری ان کو کوئی سننے والا نہیں ہے، کچھ وہ نہیں ہے، تو میرے خیال سے میں اس بات کو Agree کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو سٹینڈنگ کمیٹی میں Refer کر دیں؟ وہاں پھر۔۔۔۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> بالکل سر، بالکل سر، آپ کر لیں، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب، میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے بجائے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو آپ ڈائریکشن دیں کہ وہ ایک اپنی کمیٹی بنا کر اس کو وہاں پہ Decide کرے کیونکہ پراجیکٹ بھی جب آپ کہتے ہیں ختم ہو چکا ہے تو پھر۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جی ٹھیک ہے، ان سے بھی ہم رپورٹ منگوا لیتے ہیں لیکن مجھے جہاں تک علم ہے، وہ اس چیز پہ Agree نہیں ہے کیونکہ میری ڈی جی سے بات ہوئی تھی دو دفعہ، انہوں نے کہا کہ یہ پراجیکٹ ختم ہو چکا ہے اور ہم اس کو نہیں Take up کر سکتے تو وہ تو ان کا جواب تو آ چکا ہے لیکن اگر میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں شوکت یوسفزئی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کمیٹی کو Refer کیا اور آپ کے سٹاف نے آپ کو بتادیا کہ آپ نے رولنگ دی تھی کہ پراجیکٹ ختم ہو گیا۔ میرا اس میں سوال یہ ہے کہ جب اس میں سارے لوگ بھرتی ہوئے تھے، وہ Permanent ہو چکے ہیں، جتنا بھی سٹاف ہے MNCH پروگرام کا، 2011 سے لے کر 2021 تک، وہ سارا Permanent ہو چکا ہے۔ یہ ایک سال سے عورتیں ہیں، ان کی 2011 میں جب Appointment ہوئی تھی، آپ اب دیکھ لیں کہ مطلب 2021 میں اس کی Age کیا ہو گی اور ان سے کام بھی لیا جا رہا ہے، ادھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک مہینہ پہلے ڈی جی (ہیلتھ) نے ان کو کہا تھا کہ آپ لوگ اکاؤنٹ حبیب بینک میں کھلوا دیں، پھر ہم آپ کو تنخواہ دیں گے، تنخواہیں بھی ان کی بند، نوکریاں بھی Suffer ہو رہی ہیں، تو میرے خیال میں کمیٹی کو Refer ہو جائے، ادھر کچھ نہ کچھ اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، فائنل بتائیں، مجھے کیا کرنا ہے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی کو اس لئے بھیج دیں تاکہ دیکھ لیں، اگر کوئی Financial burden نہیں پڑتا ہے، میرے خیال سے جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس میں فنانس کا منسٹر موجود ہو گا، اس میں وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay، ٹھیک ہے۔

The question before the House is that the call attention notice No. 2063 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say “Ayes” and those who are against it may say “Noes”.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: “Ayes” have it; the call attention notice No. 2063 is referred to the concerned Committee.

شاداد خان،(توجہ دلاؤنوٹس نمبر) 2063، نہیں ہیں؟ ہیں ناں، شاداد خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی شاداد خان صاحب۔

جناب شاداد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ تڑالی پل شکردرہ ضلع کوہاٹ کی تعمیر کے لئے تحریک انصاف کی حکومت نے PK-81 میں ایک میگا پراجیکٹ کی بنیاد رکھی، حکومت کی تمام تر کوششوں کے باوجود سابقہ ممبر اسمبلی نے کمیشن کی آڑ میں غیر معیاری اشیاء پل کی تعمیر میں استعمال کر کے اسے ناکامی سے دوچار کیا۔

جناب سپیکر: Answer، چلیں پڑھیں، ٹھیک ہے پڑھیں جی، آپ۔

جناب شاداد خان: یہ پل تعمیر کے مراحل میں تھا کہ ایک بارش کی وجہ سے زمین بوس ہو گیا۔ یہ نہ صرف قومی سانحہ ہے بلکہ حکومت وقت کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے، حکومت فوری طور پر تمام ذمہ دار ٹھیکیداروں، کنسلٹنٹس اور تمام عناصر کو قومی مجرم قرار دے کر کیفر کردار تک پہنچائے کیونکہ اس پل کی تعمیر میں چونتیس کروڑ کا کثیر سرمایہ حکومت نے استعمال کیا ہے اور پل کا دوبارہ معائنہ کر کے از سر نو تعمیر کے احکامات صادر فرمائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ریاض خان صاحب۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جو ہمارے معزز ہیں، شاداد خان صاحب، جناب سپیکر صاحب، ہوا اس طرح ہے کہ یہ پل تڑالی برج جس کا ہے نام، یہ دو سو پچیس (225) ملین کی ہے Total cost اس کی، اس میں اس طرح ہوا ہے کہ یہ تین حصوں پہ مشتمل ہے، دو جو اس کی سائیڈوں کے حصے ہیں جس پہ گارڈر رکھے ہوئے تھے اور اس کی سٹیل کا کام بھی کمپلیٹ ہو چکا تھا اور اس پہ Slab بھی ہو چکا ہے، درمیان والا جو حصہ ہے، اس پہ صرف گارڈر رکھے تھے لیکن باقی کام اس پہ سٹیل کا اور Slab کا وہ باقی تھا۔ اسی دوران ہی وہاں پر پھر، ایک تو اس کی Height تقریباً کوئی Hundred feet اس کی Height ہو گی برج کی، میں نے خود دیکھا ہے، اس کو پہلے جب میں ادھر پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں تھا، ادھر میں وزٹ پہ گیا تھا، تو یہ پل میں نے خود بھی دیکھا تھا، تو درمیان والا جو حصہ تھا، اس کا ایک گارڈر دوسرے پہ گرا ہے، پھر دوسرا تیسرے پہ اور تیسرا چوتھے پہ، پھر تو یہ تقریباً کوئی چھ میٹر اس سے پھر آگے گرے ہیں، ابھی ایم اینڈ ڈی، ہمارا جو پی اینڈ ڈی ہے، ایم اینڈ ڈی

ہے،اس کی بھی کمیٹی وہاں پر گئی ہوئی ہے،اس پہ ہو رہا ہے کام اور دوسرا یہ ہے کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے چیف انجینئر اور وہاں پر جو ہمارے ایس ای ہیں، سپر نٹنڈنٹ انجینئر ہیں، کنٹریکٹر کے ساتھ بیٹھ کر پھر اس کو دیکھا ہے، تو اس کی ساری ذمہ داری جو ہے وہ کنٹریکٹر نے خود اپنے اس پہ لی ہے کہ یہ میں اپنی Cost پہ جو ہے،اس کا جو حصہ گرا ہے،اس کو میں اپنی Cost پہ بناؤں گا، گورنمنٹ کا اس پہ کوئی Loss نہیں ہے، کوئی اس پہ وہ نہیں ہے کہ جس سے گورنمنٹ کو نقصان کا خدشہ ہو۔ جس طرح ہمارے بھائی نے کہا ہے تو ان شاءاللہ Within a time اسی سال، اسی سال انشاءاللہ اس کی Completion ہو گی اور اس کو Complete کرینگے۔ باقی جو رپورٹ آئے گی، پی اینڈ ڈی کی جو کمیٹی ہے، ایم اینڈ ڈی کی، اس کی رپورٹ آئے گی تو میں وہ شیئر بھی کروں گا لیکن اس پہ یہ ہے کہ کنٹریکٹر نے سارا کچھ اپنے ذمہ لیا ہوا ہے کہ یہ میں خود بناؤں گا، اپنے خرچے پہ بناؤں گا اور اس پہ گورنمنٹ کا کوئی ایکسٹرا پیسہ اس پہ نہیں لگے گا۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دکانات اور اداروں مجریہ 2021 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Okay, thank you. Item No. 8: Minister for Labour, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021, in the House.

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب On behalf of Labour Minister نہیں، آپ تو خود لیبر منسٹر ہیں۔

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Item No. 9: Special Assistant to Chief Minister for Higher Education, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Universities (Amendment) Bill, 2021, in the House. Kamran Bangash Sahib.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں تو ایک دو منٹ بات کروں۔

جناب سپیکر: آپ بات کر لیں، چلیں چلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ سوات کی، میرے خیال میں یونیورسٹی کے لئے ہے، ایسا ہی ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ ہم لوگ امنڈمنٹ جب ہماری آتی ہے تو وہ ڈراپ ہو جاتی ہے، تو میں چاہونگی کہ یہ وزیراعلیٰ صاحب اور خود ہمارے ایڈوائزر صاحب ہیں، یہ خود اس میں امنڈمنٹ لے کر آئیں کہ تمام جو Merged areas ہیں، اس کے لئے بھی ایسی ہی یونیورسٹیاں بنائی جائیں، یہ خود لے کر آئیں تاکہ یہ خود تمام لوگ پاس کر سکیں اور اس میں امنڈمنٹ یہ خود لے کر آئیں، اس میں ابھی دو دن ہیں کیونکہ جب آپ اس کو پیش کریں گے تو ظاہر ہے کہ Merged areas کو بہت زیادہ ضرورت ہے اس کی کہ وہاں کے لوگ اتنے مطلب ہے Educated نہیں ہیں، تو سر، یہ صرف میری ایک ریکویسٹ تھی۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Sir, can I respond, please?

جناب سپیکر: پہلے تو بات کا جواب دے دیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، میڈم نے جو بات کی ہے، یہ پورے ایک Process کے تحت یونیورسٹی کی Feasibility بنتی ہے، Already فاٹا یونیورسٹی ہے، وہاں پہ بی ایس ڈگری پروگرامز بھی ہیں، کالجز کو بھی ہم بڑھا رہے ہیں، کل ہی بلکہ کالجز کے حوالے سے وزیراعلیٰ صاحب نے میٹنگ Call کی ہے، تو یہ ایک پورے Process کے تحت ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ ہم دو دن میں کسی یونیورسٹی کی Approval لیکر ادھر آ جائیں اور یہ جس کو آج ہم Present کر رہے ہیں، اس کے تو Structure کے اوپر بھی کام شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

مسودہ قانون (ترمیمی) خیبر پختونخوا بابت یونیورسٹیاں مجریہ 2021 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Sir, I, on behalf of Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواسوشل سیکورٹی کے ملازمین مجریہ 2021 کا ایوان میں زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No.10, 'Consideration of Bill': Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Social Security Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker Sir, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Social Security Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Social Security Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say "Ayes" and those who are against it may say, "Noes".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say "Ayes" and those who are against it may say "Noes".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his first amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Salahuddin.

Mr.Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that in clause-2, in paragraph (h), the words "under the age of twenty one years" may be deleted and thereafter the existing proviso may also be deleted.

سر، یہ Dependant کی بات ہے تو

Now, dependant means spouse, parents and the unmarried children, under age of twenty one.

تو parents, Parents under the age of twenty one تو کسی بھی Age میں بھی Dependant ہو سکتے ہیں، تو اگر اس کو ہٹادیا جائے تو Parents under twenty one year doesn't make any sense.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ جو EOBI ہے ہمارا، جو مرکز میں ہے، وہاں اٹھارہ سال سے زیادہ نہیں ہے، ہم نے یہاں Propose کیا ہے اکیس (21) سال، دیکھیں جو مرد ہوتا ہے وہ اکیس (21) سال کے بعد کم از کم اپنے کمانے کے لائق ہو جاتا ہے لیکن جو اس میں معذور ہوتے ہیں، خواتین ہوتی ہیں، اس میں یہ Provision ہے، اس میں ہم نے چھوڑا ہے کہ جی اگر وہ اکیس (21) سال سے زیادہ بھی ہو، غیر شادی شدہ خواتین ہوں، معذور ہوں، تو ان کے لئے تو Option چھوڑا ہوا ہے۔ اب ایک مرد ہے وہ ساری زندگی نوکری نہیں کرے گا، کام نہیں کریگا، تو کہیں گے جی کہ Dependant ہے؟ تو وہ میرے خیال سے یہ نہیں ہو سکتا، میں ریکویسٹ کرونگا کہ یہ واپس لے لیں کیونکہ اس طرح تو ایک دروازہ کھلے گا جناب سپیکر، پھر ہر کوئی بیٹھے گا گھر پہ کہ جی وہ تو ملے گا اس کو، تو میرے خیال سے Dependant کے اندر صرف یہ لوگ آنے چاہئیں کہ معذور ہیں، بچے ہیں یا خواتین ہیں، تو خواتین کو ہم نے ڈالا ہوا ہے۔

Mr.Speaker: Okay. Ji, Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Okay Sir, I withdraw it. Because I didn't do that for myself, that was for the entire province. Sir, if they do not agree to this, I withdraw.

Mr. Speaker: Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Ji, Salahuddin, MPA Sahib, to please move his second amendment in clause 2 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 2, in paragraph (j), for the word "Weather", the word "whether" may be substituted.

سر، یہ Weather تو موسم کو کہتے ہیں، یہ Whether ہونا چاہیئے تھا اور سر، Bills میں Even coma, full stop اور سر، یہ کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو ابھی ان کو بھی سر، یہ کس طرح کے Laws بناتے ہیں، موسم کہاں اور Whether کہاں؟ یہ پتہ نہیں I am not sure whether they went through this Bill or not?

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میں نے امنڈمنٹس دی تھیں کل اور میری امنڈمنٹس نہیں لی گئیں، تو میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیوں نہیں لی گئیں؟

جناب سپیکر: کیوں جی یہ 6اگست کو Introducedہوا، آپ نے کل چار بجے امنڈمنٹس جمع کروائیں، تو یہ اس کے لئے تو Two days beforeوقت ہوتا ہے، تو اس کو آپ نے Follow نہیں کیا ہے، اس لئے وہ اب ایجنڈے پہ نہیں آسکی۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say "Ayes" and those who are against it may say "Noes".

(The motion was carried)

Mr. Speaker The "Ayes" have it. The amendment stands part of the Bill. Third Amendment in Clause 2.

مجھے بل پاس کرنے دیں، آپ کا ہے ہی نہیں اس میں، تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ تو دیکھیں یہ نہیں ہوتا کہ آپ چار بجے، پانچ بجے دیں۔ جی کر لیں بات، کر لیں کر لیں، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے نہیں پتہ کہ میں کس Rule کے تحت امنڈمنٹ نہیں دے سکتی کیونکہ میں نے کل دی ہے، تو یہ پھر تو سیکرٹریٹ کا کام تھا کہ اس نے لینا تھا۔ اب مجھے کیا پتہ ہے کہ آپ آج اس کو ایجنڈے پہ لے آئے، مجھے نہیں پتہ، مجھے وہ Rule بتا دیں کہ کس Rule کے تحت میری امنڈمنٹس نہیں لی گئیں؟ ٹھیک ہے دو دن پہلے تھا لیکن مجھے کیا پتہ ہے کہ یہ ایجنڈا آج آنا ہے، دو دن پہلے آنا تھا لیکن ٹھیک ہے مجھے آج دو بجے یہ ایجنڈا ملا ہے، ایک تو میں بار بار آپ سے ریکویسٹ کر رہی ہوں کہ اگر WhatsApp پہ یا Email پہ ہمیں ملتا ہے تو WhatsApp یا Email پہ ہمارا بھی بزنس لیا جائے، اگر ہمیں ایجنڈا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ 6اگست کو یہ Introduced ہوا تھا اور یہ Rule 100 یہ کہتا ہے:

"Notice of amendments. (1) if notice of a new clause or a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the new clause is moved or consideration of the clause to which the amendment is proposed is commenced, any member may object to the moving of the new clause or the amendment, and such objection shall prevail unless the Speaker, in exercise of his power to suspend this rule, allow the new clause or amendment to be moved.

آگے بہت لمبا ہے تو اس کے تحت یہ نہیں ہو سکتا، کیا ہوا۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ اگر دو دن پہلے میں نے امنڈمنٹس نہیں دیں اور ایجنڈے پہ آ گئیں اور کسی ممبر نے اس پہ Objection کی کہ ہمیں تو پہلے نہیں ملا، میں اس پہ Objection کرتی ہوں، تب بھی آپ نہیں لے سکتے، لیکن یہاں پہ تو آپ نے اس کو ایجنڈے پہ نہیں لیا۔

جناب سپیکر: Rule 100 جو ہے ناں۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Rule 100 جو ہے۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: انہوں نے امنڈمنٹس دی ہے، میں اس کا جواب دے دونگا کیونکہ وہ اتنی وہ نہیں ہے بڑی، خیر ہے اگر یہ پیش کرنا چاہیں تو معصومانہ سی ہے، وہ پیش کریں۔

جناب سپیکر: پاس کرنے کے بعد پیش کریں، پھر کیا کریں؟

وزیر محنت وافرادی قوت: بڑی معصومانہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی امنڈمنٹ کونسی کلاز میں تھی، کونسی کلاز میں تھی؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے سپیکر صاحب، میں بات کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی ہم Clause 3 کے اوپر ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری تو ایک Seven میں ہے، جس جس میں آئے گی، میں اس اس میں پیش کرونگی۔ یوسفزئی صاحب نے Reject کرنی ہے تو کرتے جائیں۔

جناب سپیکر: یہ ایسا نہیں ہو سکتا شوکت صاحب، Law is law۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں بات تو کر لوں ناں، As a whole تو میں بات کر لوں، ان کے پاس ہے جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ سیکشن (2)4 میں انہوں نے جو Amendments propose کیں، میں آپ کو بتادوں، انہوں نے کہا ہے کہ جو ممبران یعنی سیکشن، Sorry یعنی ذیلی سیکشن کی شق (f) اور (g) کے تحت مقرر کئے جائیں گے، ان کی تقرری وزیر اعلیٰ، تاجروں کی انجمن ہے جسے محکمہ محنت نے تسلیم

کی، اس کی طرف سے پیش کئے گئے ناموں کی فہرست سے کرے گا، تو وہ تو Already ہم کر رہے ہیں، ہم تو جس کی بھی Nomination ہوتی ہے جناب سپیکر، وہ ان تنظیموں کی طرف سے نام آتا ہے، جیسے تاجر کی طرف سے آتا ہے، تو وہ ہمارے کامرس کے جو ادارے ہوتے ہیں، ان کے وہ کرتے ہیں اور جو ملازمین ہیں وہ ملازم تنظیموں کی طرف سے آتے ہیں، تو وہ Already ہم اس کو Implement کر رہے ہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ امنڈمنٹ کی ضرورت ہی نہیں ہے بس۔

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Salahuddin, MPA, to please move his third amendment in clause 2 of the Bill.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that in clause 2, in paragraph (j), in sub-para (b), for the word “Defense”, the word “Defence” may be substituted. I am of the opinion کہ یہاں پہ when you are talking of an organization that should be defense with “ce” it shouldn’t be with “se”, I am of the opinion.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> ہم نے اس میں Correction کر دی ہے لیکن ادھر لائے ہیں تو ٹھیک ہے ہم Agree کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> ٹھیک ہے اس امنڈمنٹ کے ساتھ میں اتفاق کرتا ہوں، ٹھیک کر لیا ہے اس کو۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say “Ayes” and those who are against it may say “Noes.”

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u> The “Ayes” have it. The amendment stands part of the Bill. Ji, Salahuddin Sahib, to please move fourth amendment in clause 2.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that in clause 2, in paragraph (j), in sub-para (e), the proviso, for the word “ceased”, the word “cease” may be substituted. Is this could be a grammatical mistake, a clerical mistake?

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

جناب صلاح الدین: یہ کسی نے بنایا ہوگا، اب یہ منسٹر نے نہیں بنایا، اب یہ گورنمنٹ نے نہیں بنایا، اب گورنمنٹ نے نہیں بنایا، یہ لاء ڈیپارٹمنٹ والے پتہ نہیں یہ کرتے کیا ہیں؟ انہوں نے بالکل دیکھا ہی نہیں ہوگا، اس کے پھر وہ بڑے Expertise ہیں، اس میں تو Full stop, comma اس کی بڑی ضرورت ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted?

آج آپ کو صلاح الدین کی انگریزی کا اعتراف کرنا پڑے گا۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker The "Ayes" have it. The amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker The "Ayes" have it. The amended caluse 2 stands part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in clause 3 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that in clause 3, sub-clause (3), after the word and comma "Peshawar," the word and comma "however," may be inserted.

سر، یہ انہوں نے کہا ہے:

The head office of the Institution shall be at Peshawar.

پھر The governing body however, اس میں تاہم، اس میں اگر چاہیں تو سر پھر وہی بات ہے-----

جناب سپیکر: پھر انگریزی کا مسئلہ آگیا۔

جناب صلاح الدین: یہ کس نے بنایا تھا؟ میرا خیال ہے کہ میری Six years old daughter, she would write correct English than this.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، میرے خیال سے ایک تو پہلی بات میں ان کو ضرور Appreciate کرونگا کہ یہ پڑھتے بھی ہیں، محنت بھی کرتے ہیں، (تالیاں) تو میں ان کو Appreciate کرتا ہوں اور بالکل انہوں نے Pinpoint کیا، بعد میں اس کی درستگی ہو گئی ہے لیکن چونکہ آپ نے امنڈمنٹ پیش کی ہے، میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes'

کوئی تو بولیں، صلاح الدین خود بھی نہیں بول رہے ہیں۔

And those who are against it may say'Noes'.

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The amended clause 3 stands part of the Bill. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 4 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Janab Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in Clause 4, sub-clause (1), after paragraph (a), the following new paragraph (aa) may be inserted, namely:-

"(aa) one female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa to be nominated by the Speaker."

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ دو امنڈمنٹس ہیں، بلکہ تین ہیں اور یہ ایک جیسی ہیں، اگر ان کو لے لیا جائے، ایک یہی ہے محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کی اور اسی طرح جناب احمد کنڈی صاحب نے بھی یہی پیش کی ہے، وہ یہ چاہتے ہیں کہ سپیکر نامزد کریں کیونکہ اسمبلی کی نمائندگی وہاں گورننگ باڈی میں نہیں ہے لیکن میں بتادوں کہ گورننگ باڈی کے جو چیئرمین ہیں، وہ منسٹر ہوتا ہے، وہ اس اسمبلی کا ممبر ہوتا ہے تو لہذا اس کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ پھر جو Composition دی گئی ہے ممبران کی، وہ بھی Disturb ہو گی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ جو منسٹر ہوتا ہے وہ تو Already اسمبلی کا ممبر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، Withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، پہلے مجھے ریکویسٹ کریں تو پھر میں Withdraw کرونگی۔

جناب سپیکر: وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، ریکویسٹ ہی کر رہا ہوں اور کیا کر رہا ہوں؟ آپ سے تو میں ریکویسٹ ہی کر سکتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ نے ریکویسٹ نہیں کی ہے، جیسے کل آپ نے بات کی تھی تو آپ ریکویسٹ کریں حالانکہ جناب سپیکر صاحب، Female کو ہونا چاہیئے، آپ Female کو بہت Discourage کر رہے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: آپ سے تو میں ریکویسٹ ہی کر سکتا ہوں، نہیں مجھے بڑی خوشی ہو گی کہ ہو لیکن Withdraw ہو گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ٹھیک ہے، تو ریکویسٹ کریں کہ میں یہ Withdraw کروں۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، یہ سیکشن فور میں میں نے امنڈمنٹ بھی دی تھی کہ اس کا جو (d) ہے کہ اس میں جو لکھا گیا ہے کہ جو اس کا والد ہو گا، ماں ہو گی، بیٹی یا بیٹے یا شوہر اس میں ہو گا، تو جو ملازم ہوتے ہیں تو وہ تو ملازم ہو گا، تو منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ اس کا کیا ہو گا؟ یہ تو پھر ہر گھر میں لاگو ہو گا، پھر اس کو رجسٹریشن کرنا پڑے گی اور پھر اگر نہیں کرے گا تو اس کو ایک ماہ کا جیل اور دو لاکھ کا وہ ہو گا، جس کی دو دو اور چار چار بیویاں ہوں گی وہ پھر کیا کریں گے؟ تو میں نے اس کا کہا تھا کہ اس کو Delete کریں، اس کا پھر کیا بنے گا؟ اس کی ذرا پھر وضاحت تو کریں، اگر میری امنڈمنٹ نہیں لے رہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، وضاحت کر دیں اور۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Four, Four کی (d) ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں تو ان کے جواب سر، اس کی سمجھ نہیں آئی ہے مجھے، آپ یہ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: Four, Four کی جو (d) ہے، اس کو پڑھ لیں اور وہ مجھے بتا دیں کہ آپ نے اس میں شامل کیا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ امنڈمنٹ کس کی ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری اسی میں امنڈمنٹ تھی لیکن چونکہ امنڈمنٹ تو میری نہیں تھی تو اب آپ مجھے وضاحت دے دیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ اگر اس میں ہے نہیں تو میں تو دیکھیں کوئی قانون دان تو نہیں ہوں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو آپ نہیں ہیں تو میری وضاحت تو دے سکتے ہیں، Second reading چل رہی ہے، میرا حق ہے کہ میں آپ سے پوچھوں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں کوئی قانون دان تو نہیں ہوں ناں۔ دیکھیں، آپ اگر امنڈمنٹ لا سکتی ہیں تو لے آئیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر آپ قانون دان نہیں ہیں، یہ Second reading چل رہی ہے، Second reading، Rules کے مطابق اگر ہم نے چلنا ہے، Rules کے مطابق میری ایک امنڈمنٹ نہیں لی گئی، اب Rules کے مطابق Second reading میں میں پوچھ سکتی ہوں، آپ نے مجھے وضاحت دینی ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں پہلی دفعہ، میں آپ کو وضاحت دے دوں گا لیکن میں پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک ممبر اٹھ کر امنڈمنٹ پہ بھی فی البدیہہ چیز کر رہا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، میری تو باقی اس میں بھی ہے، میں تو باقی پہ بھی وہ تھوڑا سا، تھوڑی تھوڑی چیزیں ہیں، وہ صحیح ہے لیکن اس کو تھوڑا آپ پڑھ لیں اور بس بتا دیں کہ یہ کیا ہے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: آپ، آپ-----

جناب سپیکر: پلیز اس ڈیبیٹ کو چھوڑیں-----

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، ڈیبیٹ نہیں سپیکر صاحب، یہ میرا حق ہے۔

Mr. Speaker: It is not part of my business today; amendment is dropped because, اورکزئی صاحبہ والی

وزیر محنت وافرادی قوت: نعیمہ کشور صاحبہ، یہ قانون بن رہا ہے، یہ دیکھیں یہ قانون بن رہا ہے۔

Mr. Speaker: Second Amendment in Clause 4 of the Bill: Shaukat Sahib, second amendment in clause 4 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, (Pandemonium) please don't waste time of the Assembly.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، یہ مجھے بتا تو دیں کہ-----

جناب سپیکر: آپ کی ہے ہی نہیں تو؟ Why are you shouting?

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، کیوں نہیں ہے امنڈمنٹ؟

جناب سپیکر: یہ دیکھیں، یہ اتنا بڑا کام ہے آگے اور آپ چاہتی کیا ہیں؟ جب آپ کی امنڈمنٹ نہیں ہے تو How I can give you time? Please take your seat. آپ اچھی سمجھدار خاتون ہیں، اتنا پارلیمنٹری آپ کا Experience ہے اور اس طرح، دیکھیں کہ وہاں وہ کھڑی ہو جائیں خاتون کہ جی میری یہ امنڈمنٹ ڈالیں یا اس پہ بات، ایسا نہیں ہوتا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: دیکھیں سر، میری بات تو سن لیں ناں، میں تو Rules کے مطابق بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو Allow نہیں کر رہا بی بی، میں نہیں Allow کر رہا، میں نہیں Allow کر رہا۔ آپ کورٹ میں چلی جائیں میرے خلاف۔

Second Amendment in Clause 4 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 4 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: I, Mr. Ahmad Kundi, to move that in clause 4, in sub-clause (1), after clause (a), the following new clause (aa) may be inserted, namely,-

"(aa) one male and one female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa shall be nominated by the Speaker;"

سر، اس میں سب سے پہلے تو میں Appreciate کرتا ہوں شوکت یوسفزئی صاحب کو کہ جب سے یہ آئے ہیں لیبر ڈیپارٹمنٹ تو اللہ کرے یہ ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ لمبے عرصے تک رہے کیونکہ یہاں پہ Portfolios change ہوتے رہتے ہیں، بڑے تھوڑے عرصے میں ہی، تو یہ سوشل سیکورٹی کے حوالے سے جو یہ ایکٹ لائے ہیں، یہ بڑا بہترین ہے، کافی اچھا ہے لیکن کچھ تجاویز ہماری ہیں جس پہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کو اپنا Input دے سکیں۔ جس طرح صلاح الدین صاحب نے گزارش کی، ڈرافٹ میں کچھ Clerical mistakes تھیں، انہوں نے Appreciate بھی کیا، میری گزارش اس میں یہ ہے جناب سپیکر، کہ ہمارے پولیٹیکل لوگوں کا جو Space ہے، یہ گورننگ باڈی بڑی Important body ہے، اس پورے ایکٹ میں گورننگ باڈی کا ایک بڑا اہم Role ہے، تو میں یہ چاہ رہا تھا، انہوں نے

جس طرح گزارش کی کہ بھئی منسٹر جو ہے وہ چیئر پرسن ہو گا، وہ تو ہم مانتے ہیں کہ منسٹر چیئر پرسن ہو گا لیکن منسٹروں کی بڑی مصروفیات ہوتی ہیں، ہم گزارش یہ کرنا چاہتے ہیں، نگہت بی بی نے بھی یہ کہا کہ ایک ممبر مستورات میں سے اور ایک ممبر مردوں میں سے اگر لے لیا جائے تو ساتھ ساتھ ان کا بھیExposure ہوتا رہے گا اور اس میں بڑی اچھی تجاویز ہم دے سکیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ برائے مہربانی پولیٹیکل لوگوں کے Space کو بھی کم نہ کیا جائے، ان کو سیکھنے کا بھی موقع ملے گا اور اپناInput دینے کا موقع بھی ملے گا، آپ کی رہنمائی میں، شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Respond, please; respond, please.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: نعیمہ کشور صاحبہ، آپ بہت سینیئر ہیں، ہم آپ کا بہت احترام کرتے ہیں لیکن دیکھیں یہ جب قانون بنتا ہے ناں، تو اس پہ بڑی محنت ہوتی ہے، اس طرح نہیں ہوتا ہے کہ آپ کی خواہش کے مطابق میں جواب دے دوں یا یہ قانون کا حصہ بن جائے، یہ وہ Possible نہیں ہے، آپ کسی وقت بھی امنڈمنٹ لا سکتی ہیں، آپ کو کسی نے روکا تو نہیں ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، دیکھیں یہ ایک ٹائم ہوتا ہے، ہر ایک کا ٹائم ہوتا ہے اور میرے خیال میں سب سے زیادہ امنڈمنٹس اس میں آئی ہیں، ہم نے کسی کو روکا نہیں ہے، تو میرے خیال سے یہ اچھا نہیں لگ رہا، آپ کے ساتھ اچھا نہیں لگ رہا، آپ سینیئر ممبر ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انہوں نے بر وقت دی نہیں ہے، اب ان کو پرابلم ہے کہ یہاں ان کو موقع نہیں مل رہا اور یہ ویسے ہی جیسے یہ کر رہی ہیں یہ Attitude ہے ایک اسمبلی کے ممبر کا؟ چلیں، آپ بات کریں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: دیکھیں، میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں، I request you.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر صاحب، اس کتاب (آئین پاکستان) میں لکھا ہے کہ Second reading میں میں بات کر سکتی ہوں اس امنڈمنٹ پہ اور جناب وزیر صاحب کو مجھے وضاحت دینی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو آپ کو میں نے بات کا ٹائم دے دیا ہے ناں، دو دفعہ ٹائم دے دیا، کیا میں پورا آپ کو مکمل، پورا ہاؤس آپ کے حوالے کر دوں؟ سارے چپ ہو جائیں، آپ خطاب شروع کریں۔ (محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی سے مخاطب) چپ ہو جائیں۔ جی شوکت صاحب، بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: کو ئیسچنز آور میں لوگ ایک ایک گھنٹہ بات کرتے رہے ہیں، آپ نے کسی کو نہیں روکا۔

جناب سپیکر: اب آپ بولیں، بولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس ہاؤس کا کام Legislation ہے، Legislation پہ آپ بات نہیں کرنے دے رہے۔

جناب سپیکر: آپ اس پورے ایکٹ کے اوپر بات کر لیں ناں، میں نے آپ کو ٹائم دے دیا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کوئسچنز آور میں لوگ تقریریں کرتے رہے، آپ کسی کو نہیں روکتے۔

جناب سپیکر: ?What do you want جب میں نے ٹائم دے دیا ناں، اب دے دیا ٹائم، بولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے Rules کے مطابق۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب میں نے ٹائم دے دیا ناں، اب دے دیا ٹائم، بولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے، میں نے نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: پلیز بولیں ناں، جی شوکت یوسفزئی صاحب، کنڈی صاحب کی جو امنڈمنٹ تھی۔

(عصر کی اذان)

وزیر محنت و افرادی قوت: سر، میں نے پہلے بھی عرض کیا سر، کہ ایک Composition بن چکی ہے اور پہلے سے یہ ادارہ چل رہا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی سیاست بھی نہیں ہے، ایک Smoothly چل رہا ہے، میں ریکویسٹ کروں گا ان سے کہ اس میں پھر یہ ہو گا کہ جی اپوزیشن کا ڈالا ہے، گورنمنٹ کا ڈالا ہے، پھر ان کے اپنے اپنے وہ ہو جاتے ہیں، تو یہ ایک Purely ایک وہ ادارہ ہے جس میں سب مزدوروں کے لئے سوچا جاتا ہے، مزدوروں کے لئے کام کیا جاتا ہے اور اس میں ان کے اپنے نمائندے ہوتے ہیں، وہ ہی ڈسکشن کرتے ہیں اور اس میں جو چیئرمین کا جو ووٹ ہوتا ہے وہ اس وقت تک نہیں ہوتا، جب وہ آپس میں ووٹ کر رہے ہیں، جب وہ ووٹ برابر آ جائیں پھر چیئرمین کو ووٹ ڈالنے کا حق ہے Otherwise وہ فیصلہ خود کرتے ہیں۔ میرے خیال سے ان کو فیصلہ کرنے دیں تو اچھا ہے، ان کا اپنا وہ ہے تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو نہ Press کریں۔

Mr. Speaker: Ji, Ahmad Kundi Sahib, withdrawn?

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش ہے، پھر اس کے بعد میں بالکل جس طرح یہ کہتے ہیں، دیکھیں یہ ایک Trend بن چکا ہے، پولیٹیکل لوگوں کے Space کو کم کیا جا رہا ہے اور پھر بات اوپر سے یہ کی جاتی ہے کہ جی ہم تو چاہتے ہیں کہ غیر سیاسی ہو جائے، حالانکہ میں آپ کو ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں، باہر کی دنیا میں Regulatory authorities, regulatory bodies ان کے تمام کے Heads پولیٹیکل

لوگ ہوتے ہیں، Elected وہ چلاتے ہیں جو اچھی Reputation رکھتے ہیں، خدارا ہماری یہ ریکویسٹ ہے ان سے، کیونکہ یہاں سے پورے ہاؤس کا Input جائے گا، اگر پراونشل اسمبلی Male Member اور Female وہاں پہ ہوں گے، منسٹرز کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا، وہ ان کے ہاتھ پاؤں کے طور پہ کام کریں گے، ان کی آنکھیں اور کان ہوں گے، بہر حال یہ میری گزارش ہے اور Foreign کی دنیا میں، باہر کی دنیا میں جہاں پہ جمہوریتیں مضبوط ہیں، وہاں پہ یہ Trend چل رہا ہے۔ تو Future میں یہ میری گزارش ہے Political Space کم نہ کریں، یہ آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. The question before the House is that the original clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: “Ayes” have it; original clause 4 stands part of the Bill. Clauses 5 and 6: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 5 and 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 5 and 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: “Ayes” have it; clauses 5 and 6 stand part of the Bill. First Amendment in Clause 7 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please move her first amendment in clause 7 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, janab Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 7, in sub-clause (1), before the words “The meetings”, the words, “The Governing Body shall meet at least once after every three months,” may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ بعض اوقات تو ہمارا جب بل پاس ہو جاتا ہے تو اس کے تو Rules ہی نہیں بنتے ہیں، Rules بن جاتے ہیں تو پھر اس کے بعد میٹنگز کا بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ میٹنگز جو ہیں تو وہ Frequently اگر ہوں گی تو تمام چیزوں کی رہنمائی منسٹر صاحب تک پہنچتی جائے گی اور اس میں Betterment آئے گی۔ میں ریکویسٹ کروں گی منسٹر صاحب سے کہ میری امنڈمنٹ کو Accept کیا جائے اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس میں اگر چار مہینے کر دیں، پانچ مہینے کر دیں تو وہ بھی

میں کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ ہر تین مہینے کے بعد ضروری اس لئے ہے کہ آپ کی رہنمائی ہوتی جائے گی، ہمارا اس میں سیاسی کوئی سکورنگ کی بات نہیں ہے، تو میں اس میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر صاحب، مسئلہ یہ ہے کہ ہر چیز آپ ایکٹ میں نہیں لا سکتے ہیں، اس کے لئے جو ریگولیشن ہوتی ہے، قوائد وضوابط اس کے اندر موجود ہیں، تو میرے خیال سے اس ترمیم کی ضرورت نہیں ہے، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کیونکہ جب ایک چیز ایکٹ، قوائد میں موجود ہے، ریگولیشن میں ہے تو پھر اس میں لانے کا کوئی وہ نہیں، ہر تین مہینے بعد ویسے بھی اس کا اجلاس ہوتا ہے اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس سے پہلے بھی جب ایشوز آتے ہیں تو میرے دور میں تین مہینے سے پہلے بھی اجلاس ہوئے ہیں اور اس کو ریگولر وہ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ وتعالیٰ اس کو Smoothly ہم جاری رکھیں گے، تو اس کے علاوہ میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اسے واپس لے لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریکویسٹ ضرور کرنی ہے، ویسے نہیں کریں گی وہ، نگہت یاسمین صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں Withdraw کرتی ہوں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Second Amendment: Nighat Yasmeen Orakzai, MPA Sahiba, to please move her second amendment in clause 7 of the Bill.

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai:</u> I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 7, in sub-clause (4), for the words “in the event of equality of votes, the Chairperson shall have a second or casting vote”, the words “all the decisions of the governing body shall be taken by the majority of the members present and voting, but the Chairperson shall not vote except in the case of equality of votes” may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، آپ کی آئینی کرسی ہے اور یہاں پہ جناب سپیکر صاحب، یہ لوگ جو ہیں، جو ڈبل ووٹ کا حق دے رہے ہیں چیئرپرسن کو تو سر، یہ آرٹیکل 55 ہمارا Constitution کے بالکل خلاف ہے کیونکہ ایک شخص کو صرف ایک ووٹ کا حق حاصل ہے اور اگر یہ ایک ووٹ جو ہے اور وہ بھی اس صورت میں چیئرپرسن یا چیئرمین کا ہوتا ہے کہ جب ووٹنگ برابر ہو جائے تو اس کو ایک ووٹ دے کر اس کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے، یہاں پہ Basically یہ ہمارے Constitution میں آرٹیکل 55 کی یہ بالکل

خلاف ورزی کر رہے ہیں، تو میں چاہتی ہوں کہ اس کو یہ Accept کریں ورنہ یہ آپ کی آئینی کرسی ہے، آپ نے بھی آئین پہ ظاہر ہے کہ آئینی طور پہ حلف لیا ہوا ہے، یہ آئین کے بالکل سراسر خلاف ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں ان کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں اور اگر اس کے بعد بھی یہ اس پر زور دیتی ہیں تو پھر خیر ہے بات کر لیں گے۔ سر، گورننگ باڈی کے اجلاس کا کورم پورا کرنے کے لئے ارکان کی تعداد پانچ ہو گی، گورننگ باڈی کے ہر ممبر کا ایک ووٹ ہو گا اور دونوں کی برابری کی صورت میں چیئر پرسن کا دوسرا یا Casting vote ہو گا، تو وہ تو پہلے سے موجود ہے امنڈمنٹ کے اندر موجود ہے کہ وہ ووٹ ڈالے گا برابری کی بنیاد پہ، جب برابر ہو جائیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن ایک ہی ووٹ ہو گا ناں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، ایک ہی ووٹ ہو گا۔

جناب سپیکر: ایک ہی ووٹ ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ایک ہی ووٹ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایک نہیں ہے ناں، وہ دو دفعہ اپنا ووٹ استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں، میری۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جب سب لوگ ووٹ، چیئر پرسن بھی دے دے گا یا چیئرمین بھی دے دے گا اور اس کے بعد اگر برابری کی بنیاد پر ہو گا تو پھر وہ دوسرا ووٹ کاسٹ کرے گا، یہ میں اس کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ان کے۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، اس طرح ہے کہ ان کی جو امنڈمنٹ ہے، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں، مجھے وہ نہیں ہے لیکن یہ دوسرا ووٹ بالکل میں اس کے حق میں بھی ڈالنا چاہیئے، ٹھیک ہے۔ تھینک یو، Agreed.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں سر، بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مان گئے ہیں ناں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: مان گیا ہوں سر، نہیں نہیں خیر ہے، وہ بھی مان جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، نہیں وہ ٹھیک بات کر رہی ہیں، ایک ووٹ کا اختیار تو اس کے پاس ہو گا ناں کہ اگر دونوں طرف سے Equal ہیں تو وہ ایک ووٹ دے سکتا ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف تین ہیں اور چار ہیں اور تین کے ساتھ یہ چوتھا مل کر چار چار کر لیں اور پھر ایک اور ووٹ دے کہ پھر اس میں ایسا دو ووٹ والا تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں سر، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں ناں، میں نے تو کہہ دیا۔

جناب سپیکر: Agree کر لیا۔

Minister for Labour: Yes.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say, 'Noes.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment stands part of the Bill. The question before the House is that amended clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amended clause 7 stands part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA Sahib, to please move his amendment in clause 8 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that in clause 8, the words, "presumed to be" may be deleted. Sir, let me read it out that under this may resign from his office by addressing in writing to the Chief Minister and his seat shall fall vacant

تو اس میں Presumed کی کیا ضرورت ہے؟ سر، Fall vacant وہ جب اس نے Resign کیا تو سیٹ تو خالی ہو گئی۔

Minister for Labour: Agreed.

Mr. Speaker: Agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amended clause 8 stands part of the Bill. Clause-9: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes'.

یار، بول بھی جاؤناں؟Yes یا میں ہی Yes بھی کہوں۔

Those who are against it may say 'Noes'

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, clause-9 stands part of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, please move.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 10, in sub-clause (g), after the words "Governing Body", the words "without any cogent reason duly communicated to the Governing Body" may be added.

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ اس وقت تک کسی ممبر کو بھی گورننگ باڈی سے معطل نہیں کیا جا سکتا کہ جب تک کہ انہوں نے پہلے سے اطلاع نہ دی ہو یا یہ کہ وہ نہیں آ سکتا یا وہ بیمار ہو یا ملک سے وہ باہر ہو یا کوئی ایمرجنسی ہو، تو اس میں میں نے یہ بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: سر، اس طرح ہے کہ اگلی اس کے اندر جو ایک شق ہے کہ تین Consecutive اجلاسوں میں ایک بندہ شریک نہ ہو سکے تو اس کی ممبر شپ ختم کر دی جائے گی اور اس کی Reason یہ رکھی گئی ہے کہ چونکہ یہ Purely مزدوروں کا ایشو ہوتا ہے اس کے اندر اور اگر کوئی بندہ تین اجلاسوں میں اپنا ٹائم نہیں نکال سکتا، کیونکہ تین مہینے بعد ایک اجلاس ہوتا ہے اور نو مہینے اگر آپ کہیں تو نو مہینے میں اگر وہ نہیں آ سکتا، تو اس کی معقول وجہ میرے خیال سے بتائے بغیر اس لئے نکالنا چاہیئے کہ یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ اس کو نکالا جائے کہ نو مہینے میں اگر وہ ٹائم نہیں دے سکتا تو میرے خیال سے اس کو پھر کیسے رہنا چاہیئے سر؟

جناب سپیکر: کورم کا ایشو بھی رہتا ہے۔
وزیر محنت وافرادی قوت: کورم کا ایشو الگ ہے لیکن ایک بندہ جو ٹائم نہیں نکال سکتا، نو مہینے میں ایک اجلاس کے لئے نہیں آ سکتا، تو میرے خیال سے پھر اگر ہم معقول وجہ بتائیں گے تو کوئی کہے گا جی، امریکہ میں تھے اس لئے نہیں آ سکا، وہ بھی ایک معقول وجہ ہو گی۔
جناب سپیکر: ریکویسٹ کر لیں۔
وزیر محنت وافرادی قوت: تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے سر، Withdraw کر لی۔
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honorable, no, the question before the House is that the original clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the original clause 10 stands part of the Bill. Clauses 11 and 12: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 11 and 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clauses 11 and 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 11 and 12 stand part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in clause 13 of the Bill.
Mr. Salahuddain: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 13, the words "or any other officer of the Institution" may be deleted. Now, let me read it out, Governing Body may delegate any of its powers and functions to the commissioner or any other, why I say this "any other officer" اس میں سیکرٹری نہیں لکھا، اس میں ڈپٹی سیکرٹری نہیں لکھا، اس میں کلرک نہیں لکھا تو کیا کلرک کو کریں گے؟ تو
Sir, my humble request will be that this be deleted and if we move a little bit further then it says, "subject to such conditions"---
جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ چونکہ کمشنر کا Word تو ہے لیکن چونکہ اگر ہم صرف کمشنر کی حد تک ہی اس کو وہ کریں تو بہت ساری چیزیں ہیں جو رک جائیں گی، تو Smoothly چلانے کے لئے جو Powers delegate ہوتی ہیں، وہ ظاہر ہے Power delegate گورننگ باڈی ہی کرے گی تو گورننگ باڈی کسی کو بھی کر سکتی ہے اور ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ کلرک کو نہیں کیا جاتا ہے، یا تو سپیشل سیکرٹری یا سیکرٹری کو کیا جاتا ہے، تو وہ Power delegate کرے گی گورننگ باڈی، تو وہ یہ اختیار ان کو ملنا چاہیئے کیونکہ کمشنر کی مصروفیات ہوتی ہیں، بعض اوقات اگر ہم صرف کمشنر کو یہاں چھوڑیں تو بعض اوقات اگر ہم یہ کہیں کہ جی فلاں آفیسر کو اور وہ بھی نہ ہو، تو ہم کام کو روکنا نہیں چاہتے، باقی سب کو پتہ ہے کہ کوئی اٹھارہ یا انیس گریڈ سے کم آفیسر کو یہ چیز دی نہیں جا سکتی کیونکہ اس کے اندر بہت سارے ایشوز ہوتے ہیں، تو میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے امنڈمنٹ کی۔

جناب سپیکر: ریکویسٹ کریں، ٹھیک ہے، Withdrawn?

جناب صلاح الدین: تھینک یو، سر۔ سر، اگر آنریبل منسٹر سمجھتے ہیں کہ If that is in the best interest of public and you know for the ease of functioning, تو میں Withdraw کر لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the original clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; original clause 13 stands part of the Bill. Salahuddin Sahib, MPA, to please move his amendment in clause 14 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in clause 14, the words "or of any defect in the Constitution thereafter" may be deleted.

سر، Constitution supreme ہے، آپ نے گورننگ باڈی کے لئے کوئی رولز / ریگولیشنز بنائے ہیں اور کہتے ہیں کہ آئین میں اگر کوئی Defect ہو، تو آئین میں کیسے Defect ہو سکتا ہے؟ اس لئے اس کو Delete کر دیا جائے سر، آئین تو Supreme ہے۔

جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، اس طرح ہے کہ دیکھیں یہ جو ایکٹ، سیکشن 4 شق 2 کے تحت اجر واجیر جو ہے سر، اس کے نمائندوں کی بحیثیت ممبر گورننگ باڈی تعیناتی وزیر اعلیٰ صاحب کرتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے اس کا ایک Process ہوتا ہے، وہ چار چار، پانچ پانچ نام بھیج دیتے ہیں اور آپ نے لینا دو کو ہوتا ہے، تو اس کا پورا ایک Process ہوتا ہے اور یہ جو ممبران کی Nomination ہوتی ہے، یہ ان کی وہ تنظیمیں کرتی ہیں جو محکمہ محنت کے ساتھ وہ رجسٹرڈ ہوتی ہیں، تو لہذا جو سیکشن 14 کے تحت گورننگ باڈی کی کسی آسامی کے خالی ہونے یا گورننگ باڈی کی تشکیل میں کسی خرابی کے باعث گورننگ باڈی کے کسی عمل یا کارروائی کو غلط قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ اس طرح اگر غلط قرار دینا شروع کر دیں تو یہ نیا پنڈورا باکس کھل جائے گا جناب سپیکر، کیونکہ اختیارات ہی ان کے پاس ہوتے ہیں، تو میری یہ گزارش ہو گی سر، کہ اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ ویسے ہی ایک ایشو Create ہو جائے گا یہ، چونکہ جو نامزدگیاں ہوتی ہیں سر، یہ وہ تنظیمیں کرتی ہیں، چاہے وہ کامرس کے مالکان کی طرف سے ہوں، چاہے وہ مزدوروں کی طرف سے ہوں، یہ ٹریڈ یونین ہوتی ہیں جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتی ہیں، تو میں ریکویسٹ کرونگا سر، اس میں ایک نیا پنڈورا باکس کھل جائے گا، مجھے تو کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں ریکویسٹ کرونگا کہ اگر قانون بن رہا ہے سر، تو یہ مشکل پیدا کرے گا۔

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس میں میری تھوڑی سی گزارش ہے، منسٹر صاحب بھی مطلب ہے In good faith ہو گا لیکن اس میں بہت سارے Language کے جو ایشوز آرہے ہیں اس میں اور مطلب ہے الفاظ کے جو وہ ایشوز آرہے ہیں اور Basically یہ جو Language استعمال کی گئی ہے، میرے خیال میں یہ ہمارے لئے بھی، اب میں خود اپنی نالائقی کو تسلیم کرتا ہوں جو ہمیں دیکھنا چاہیئے تھا "Defect to the Constitution" جناب سپیکر، یہ بات تو میرے خیال میں اگر کسی Law knowing person کا یہ لکھا ہوا نہیں ہے Law knowing persons جو ہوتے ہیں وہ اس طرح کی Language استعمال نہیں کرتے، اگر ان کا کوئی مفہوم ہے یا کوئی ایسی چیز یہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کی Language کو درست کر لیں کیونکہ سر، اگر آپ خود بھی اس کو پڑھ لیں تو میرے خیال میں یہ میں دوبارہ ایک دفعہ پڑھتا ہوں، سر، آپ بھی اس کو تھوڑا سا اگر دیکھ لیں، وہ کہتے ہیں:

"Of any vacancy therein or of any defect in the Constitution thereof"

اگر Constitution میں Defect ہے جناب سپیکر, Which is the supreme law of this land, is it possible? تو میری گزارش یہ ہے جی اس کی Language کو میرے خیال میں درست کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہاں یہ جو Constitution لکھا ہے ناں یہ وہ Constitution نہیں ہے، یہ تشکیل ہے Constitution of that body, so this is not the Constitution of 1973 تو اس کا لفظ کوئی اور سے Change کر لیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> میں یہی عرض کر رہا ہوں سر، کہ اگر آپ اس کو پڑھ لیں کہ گورننگ باڈی کے کسی آسامی کے خالی ہونے یا اس کی تشکیل میں، تو یہ وہ Constitution ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تشکیل کیلئے Constitution ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> یہ وہ تشکیل والا ہے، تو میرے خیال سے میں ریکویسٹ کرونگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پیپلز پارٹی کے دور والا Constitution نہیں ہے، 1973 والا نہیں ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جناب سپیکر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو لفظ ہے کیونکہ یہ سر، دیکھیں انہی الفاظ کے اوپر دو دو، تین تین الفاظ نکلتے ہیں جس کے اوپر Future میں پھر ایشوز ہوتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کوئی لفظ دے دیں، اس کو Change کر دیں، اب تشکیل کے لئے Constitution ہی ہے لفظ، تو۔۔۔۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> Composition کر دیں سر Constitution بہت بڑا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انہوں نے بڑا اچھا پوائنٹ دیا، انہوں نے کہا یہ 'c' Small سے ہے بڑے 'C' سے نہیں ہے، تو 'C' Constitution capital ہے

So, the question before the House is that the original clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the original clause 14 stands part of the Bill.

صلاح الدین صاحب، یار صلاح الدین صاحب، بس کریں یار، بہت سی آگے امنڈمنٹس ہیں۔

<u>Mr. Salahuddin:</u> Sir, this is very important, let me read it out, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> کلاز 15 کی امنڈمنٹ ہے۔

Mr. Salahuddin: Okay Sir, Thank you. I beg to move that in clause 32, in sub-clause (5), after the word 'Institution', the words "for onward submission to the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa for scrutiny and examination by the Public Accounts Committee" may be added. Oh, sorry Sir, this is actually for 15, sorry Sir,

جناب سپیکر: آپ 15 پڑھیں ناں، 15 پہ آئیں۔

جناب صلاح الدین: بس سر، Sorry Sir, I beg to move that in clause 15, in sub-clause (6), for the word 'absence', the word 'absent' may be substituted. اب سر، یہ اگر ہم نہ کہیں تو یہ پتہ نہیں لوگ تو ہمارے اوپر ہنسیں گے، ہماری آنے والی نسلیں، ہمارے بچے اور پریس والے یہ تو ہمارا پھر مذاق اڑائیں گے اور ٹھیک ہے ہم نالائق ہونگے لیکن سر، ہم اتنے بھی نالائق تو نہیں ہیں اور میں منسٹر صاحب کو نہیں، میں ان کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا لیکن سر، غیر حاضر نہ کہ غیر حاضری۔ Absent

جناب سپیکر: آپ انگلینڈ میں انگریزی کے پروفیسر تو نہیں رہے؟

جناب صلاح الدین: نہیں سر۔

جناب سپیکر: یہ Grammatical، نہیں Writing میں تو Grammar کا خیال رکھا جاتا ہے، بولنے میں چل جاتا ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ درست ہے، میں اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن میں یہ ضرور ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ساری درستگی ہم کر چکے ہیں، ظاہر ہے جو آپریٹر ہوتا ہے، جو آپ اس سے کچھ بھی Expect کر سکتے ہیں Grammatical mistake ہو سکتی ہے، انسانی وہ ہے، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی سیکرٹری نے، جب دیکھا ہے تو اس کو ٹھیک کر دیا گیا ہے لیکن آپ اس سے پہلے لے آئے تو ہم آپ کے مشکور رہیں سر۔

Mr. Speaker: اچھا جی۔ The question before, the motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The original clause stand part of the Bill. The question before the House is that the original clause15 may stand part of the Bill? Amendment sorry, the question before the House is that the amended clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The amended Clause 15 stands part of the Bill. Clauses 16 to 31: It’s a long jump, since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 16 to 31 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 16 to 31 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’.

Yes اونچا بولیں صلاح الدین، نہیں تو اور امنڈمنٹ لے آئے گا بیچ میں۔

Those against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Clauses 16 to 31 stand part of the Bill. Mr. Salahuddin Sahib, to please move amendment in clause 32 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 32, in sub clause (5), after the word “Institution” the words “for onward submission to the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa for scrutiny and examination by the Public Accounts Committee” may be added.

تو اس میں سر، اگر یہ Add کر دیا جائے کہ Further consideration مزید ڈسکشن کے لئے Consideration کے لئے صوبائی اسمبلی اور PAC کے لئے اگر کر دیا جائے تو یہ اس میں Add کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب صلاح الدین: میرا خیال ہے منسٹر صاحب کو کوئی۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، اس طرح ہے یہ جو External auditor جو ہے یہ جو حسابات ہیں یہ اس میں جو Word استعمال کیا گیا ہے وہ صوبائی کابینہ، حکومت ہے اور حکومت آپ کو پتہ ہے کہ پھر صوبائی کابینہ ہو سکتی ہے، تو اس لئے اس میں صوبائی کابینہ کا Word استعمال کیا گیا ہے کیونکہ حکومت کو پیش کرے گی حسابات، تو حکومت کو جب پیش کرنا ہوتا ہے، وہ تو حکومت کی جو تعریف کی گئی ہے جناب سپیکر، وہ

صوبائی کابینہ آ سکتی ہے ناں، تو صوبائی کابینہ کو اس لئے پیش، اس میں یہ بھی ہے کہ اگر ادارہ ہذا کے عدم تعمیل کی صورت میں مذکورہ رپورٹ ضروری کارروائی کے لئے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھجوائی جا سکتی ہے، جب اس میں Already ہے تو میرے خیال سے پھر تو امنڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو پہلے ہی سے ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں اگر وہ عمل درآمد نہیں ہوتا تو پھر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھجوائی جا سکتی ہے تو وہ Already موجود ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> ایسے ہی ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ واپس----

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>Mr. Salahuddin:</u> Okay Sir, I withdraw.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. The question before the House is that the original clause 32 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. The original clause 32 stand part of the Bill. Clause-33:

نگہت یاسمین اورکزئی پلیز اپنی امنڈمنٹ لائیں In clause 33

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai:</u> Thank you, Janab Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause-33, in sub clause (1), for the word "Government" the words "Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa" may be substituted.

سر، یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ یہ ہاؤس جو ہے تو یہ ایک مطلب معزز ہاؤس ہے، اس میں بجائے اس کے کہ وزیراعلیٰ کو رپورٹ دی جائے، یہاں پہ رپورٹ صوبائی اسمبلی کو پیش کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور میں ریکویسٹ کرونگی کہ اس کو مان لیا جائے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، جو سپریم کورٹ کا آرڈر ہے اور اس میں جو صوبائی حکومت بتائی گئی ہے، حکومت کا لفظ، تو وہ صوبائی کابینہ ہے۔ تو ظاہر ہے صوبائی کابینہ کا لفظ موجود ہے، حکومت کا لفظ موجود ہے تو اس میں پھر میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کوئی ضرورت پیش آتی ہے، تو یہ غیر ضروری

امنڈمنٹ میں سمجھتا ہوں، تو میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، واپس لے لی جائے تو اس سے مشکلات ہماری کم ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی ریکویسٹ آ گئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ریکویسٹ تو آ گئی ہے لیکن یہ ہمیشہ اس ہاؤس کی جو ہے ناں وہ اس کو مطلب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جہاں بھی سرکاری پیسہ استعمال ہوتا ہے ناں، جہاں بھی Where ever تو آڈیٹر جنرل کو یہ حق حاصل ہے اور وہ اس کو استعمال بھی کرتا ہے اور اس کا آڈٹ کرتا ہے وہ، سرکاری پیسہ جہاں بھی استعمال ہوتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، میں Withdraw کر لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the original clause-33 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The original clause 33 stand part of the Bill. Clauses 34 to 74: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 34 to 74 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 34 to 74 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The clauses 34 to 74 stand part of the Bill. Amendment in Clause-75: Ji, honourable Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Janab Speaker Sahib. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 75, after the word "Rules" the word "within six months of the,

سر، سر، بولیں آپ ذرا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Commencement.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Commencement of this Act may be added.

جناب سپیکر صاحب، یہاں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صلاح الدین سے پوچھا کریں، وہ زیادہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، صلاح الدین صاحب سے تو میں مشورہ نہیں کرتی ہوں، آپ کو پتہ ہی ہے------

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن بعض اوقات اتنا لمبا لفظ ہوتا ہے کہ وہ زبان پہ نہیں آتا۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں میرا کہنا یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ جو بھی Bill پاس ہوتا ہے اور آپ کی رولنگ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ جو بھی Bills بغیر Rules کے ہیں ان کو ہاؤس میں لایا جائے اور ان کے لئے Rules بنائے جائیں، اسی میں بھی میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہاں سے Bills پاس ہو جاتے ہیں، بے تحاشہ Bills پاس ہوتے ہیں، ہر روز ایک Bill پاس ہوتا ہے، ہر روز ایک Bill بلکہ چار چار Bills پاس ہوتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ان کے لئے کوئی Rules نہیں بنتے ہیں۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں اس کے------

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہاں پہ جناب سپیکر صاحب، اس پر بہت وقت لگایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، میں یہاں پہ یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں منسٹر صاحب سے کہ Within six month جو ہے تو وہ Rules بنائے جائیں تاکہ اس کے کارآمد نتائج حاصل ہو سکیں اور جیسے جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دونگی کہ ہم نے 2017ء میں پولیس ایکٹ پاس کیا تھا لیکن اس میں ابھی تک سیفٹی کمیشن بحال نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں پہ سوشل ویلفیئر منسٹر صاحب نے یہاں پہ گھریلو تشدد کے معاملے میں کمیٹیوں کا اور Rules کا کہا تھا، وہ ابھی تک نہ کمیٹیاں بنی ہیں اور نہ ہی ان کے کوئی Rules بنے ہیں، تو میرا خیال ہے کہ یہ Rules جو ہیں تو آپ کی Chair نے بھی یہ مطلب Rules کے حوالے سے یہ رولنگ دی ہوئی ہے، تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ اس کو Adopt کر لیا جائے تو منسٹر صاحب کی بہت مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: اس کو ہم اپنی کمیٹی میں بلاتے ہیں، جو ہماری وہ لاء ریفارمز والی ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، جس طرح میں نے صلاح الدین صاحب کی تعریف کی، اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ نگہت اورکزئی کی بھی تعریف ہونی چاہیئے کہ جس انداز سے (تالیاں) انہوں نے محنت کی اور ایک ایک وہ جو ہے اپنی ایک Contribution کی، میرے خیال سے ہم کو اس طرح کی Contribution چاہیئے، اس اسمبلی کو بھی چاہیئے، صوبے کو بھی چاہیئے، تو جی میں ان کا پہلے سے شکریہ

اداکرتا ہوں، بڑی محنت کی ہے Really میں، میرا تو ڈیپارٹمنٹ ہے، میں نے تو محنت کی ہے لیکن انہوں نے جو کی ہے، اس پہ میں شکریہ ان کا ادا کرتا ہوں اور جناب سپیکر، میں آخر میں چونکہ اتنا انہوں نے تعاون کیا ہے، یہ Last میں اس لئے کہنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارا Provincial Employees Social Act ہے سر، اس کے تحت ہمارے قواعد وضوابط پہلے سے بن چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ان کی دفعہ (d) 78 ہے اس کے تحت جناب سپیکر، جو مذکورہ آرڈیننس کے تحت جو جاری کیا گیا ہے، ایکٹ ہے وہ جب تک اس پہ وہ جاری رہے گا، اس میں تنسیخ یا اس میں کوئی Possibility ہے نہیں، تو میں گزارش کرونگا کہ یہ جو قواعد وضوابط کا ایشو آتا ہے، میں خود اس کا Critic ہوں اور میں نے کیبنٹ کے اندر بھی، پچھلی کیبنٹ میں میں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ کیوں بل پاس ہو جاتے ہیں، ایکٹ بن جاتا ہے؟ اس کے رولز ریگولیشنز نہیں بنتے، تو یہ ہونے چاہئیں لیکن یہاں کیس مختلف ہے، یہاں پہلے Rules سارے بن چکے ہیں، ایک چیز چل رہی ہے، اس کو رہنے دیں، تو یہ میری آخری گزارش ہوگی کیونکہ اس کے بعد یہ ان کی Contribution یہاں پوری ہو رہی ہے تو ویسے خواہ مخواہ وہ ہو جائے گا تو میں مشکور ہونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، یہ Rules regulate کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، دیکھیں ناں جناب سپیکر، ہمارا مطلب ہوتا ہے کہ ہم اصلاح کریں، ہم Point scoring کے لئے یہاں پہ نہ Bill میں امنڈمنٹ کرتے ہیں اور نہ کچھ، میں سمجھتی ہوں کہ جب منسٹر صاحب نے یہ کہہ دیا کہ Already اس میں کام ہو چکا ہے، Rules، ہمارا تو مطلب یہ ہے کہ ہم ان کی اصلاح کریں، تو اگر Rules بن چکے ہیں، تو میں اس اپنی امنڈمنٹ کو Withdraw کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. The question before the House is that the original clause 75 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes" and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. Original clause 75 stand part of the Bill. Clauses 76 to 78 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 76 to 78 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 76 to 78 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Clauses 76 to 78 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.جی نگہت بی بی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، کیونکہ اتنا تعاون ہم لوگوں نے کیا ہے، صلاح الدین صاحب نے، کنڈی صاحب نے، میں نے کیا ہے، جناب سپیکر صاحب، تقریباً کوئی دو سو، تین سو عورتیں ایمبولینسز میں بچے جنم دے چکی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں سے شوکت یوسفزئی کو آپ نے بھی کہا تھا اور یہاں پہ ہمارے ایکس لاء منسٹر، بلدیاتی منسٹر تھے، ان کو میں نے نقشے بھی بھیجے تھے اور میں نے وزیر اعلیٰ کو بھی نقشہ بھیجا ہے کہ ہماری ایمبولینسز کو راستہ دیا جائے، بی آر ٹی سے اور اس کو Connect کیا جائے بلکہ Connected ہے، وہ اگر چلے جائیں، اسی روڈ سے اور فوراً جو ہے تو ہاسپیٹل میں اسی طرح Heart Patient کے لئے تو جناب سپیکر صاحب، بل تو پاس ہو گیا ہے لیکن میں یہ یقین دہانی ان سے لینا چاہتی ہوں کہ یہ جو Route ہے بی آر ٹی کا، اس کو ایمبولینسز کے لئے بلکہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کو اس کا پورا Map بھیج دونگی، میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو واٹس ایپ پہ بھیجا ہے، اگر آپ کہیں تو میں آپ کو بھی بھیج دیتی ہوں کہ اس کو ایمبولینسز کے لئے راستہ کے طور پر استعمال کرنے کیا جائے، میں بہت مشکور ہونگی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آئندہ کیبنٹ میں اس چیز کو لے آئیں اور یہ اچھی تجویز ہے کہ یہ ہوتا ہے، باہر کے ملکوں میں بھی ایسی چیزیں۔

مسودہ قانون خیبر پختونخوا بابت سوشل سیکورٹی کے ملازمین مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkwa Employees Social Security Bill, 2021 may be passed. The Minister for Labour.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Janab Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Social Security Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Social Security Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون خیبر پختونخوا بابت سنٹر آف ایکسیلنس، کاونٹنگ، وایلنٹ ایکسٹریمزم 2021 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item 9 (a), Introduction of the Bill: Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violence Extremism Bill, 2021, in the House.

Minister for Labour: Janab Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Centre of Excellence on Countering Violence Extremism Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced. The sitting is adjourned---

Minister for Labour: Sir, Sir, Sir!

جناب سپیکر: ایک بل رہتا ہے ابھی، اچھا بس کرو ناں لیاقت خان، آج تو نگہت اورکزئی اور، آئٹم نمبر 12، آئٹم نمبر 12 رہتا ہے ابھی ناں۔

مسودہ قانون خیبر پختونخوا بابت سزائیں مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration of the Bill: Minster for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Minister for Labour: Janab Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 18 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 18 stand part of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA Sahib, to please move his amendment in Clause 19 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: I, Mr. Ahmad Kundi, MPA, to move that in Clause 19, for the word "three" the word "five" may be substituted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، یہ اس بل کے حوالے سے نہ تو مجھے کسی نے Contact کیا ہے، نہ اس کا کوئی جواب دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس ہے ہی نہیں، اس کو۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اس کا جواب ہی نہیں آیا ہے میرے پاس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر یہ کرتے ہیں، اس کو ڈیفر کریں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ڈیفر کر دیں پھر۔

جناب سپیکر: ڈیفر کر رہے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یا تو یہ امنڈمنٹ واپس لے لیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دینا تھا اور اس کو Inquire بھی کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میرے پاس نہیں آیا ہے، نہیں دیا ہے جواب، نہیں دیا ہے۔

جناب سپیکر: اور یہ Legislation ہے، یہ گپ نہیں ہے، اس پہ I am expecting from the government stern action otherwise I will take it----

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے محنت: ایک چھوٹی سی امنڈمنٹ ہے، اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں سوشل سیکورٹی ایکٹ میں، چھوٹی سی امنڈمنٹ ہے جو ایک چیز ڈبل آئی ہے، اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو پہلے ہو گیا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں نہیں۔

جناب سپیکر: اسی میں ہے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: اسی میں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ڈیفر کر دیا میں نے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں، وہ نہیں، یہ جو پہلے والی ہے، جو ہمارے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو پاس کر چکے ہیں آپ، That has been passed.

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں، اس میں صرف ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ امنڈمنٹ ہی لائیں گے، اب جب بھی لائیں گے اس میں، وہ خبرنامہ ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

وزیر محنت وافرادی قوت: شکریہ سر۔

جناب سپیکر: کوئی Half pattern, spelling کوئی Error ہے؟ وہ تو ویسے بھی ٹھیک کی جا سکتی ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں سر، وہ نہیں ہے، صرف یہ ہے کہ Double (h) لکھا گیا ہے، ہم اس میں سے ایک کو Delete کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں ہے۔ جیسے (a), (b), (c), (h) تو وہ (h) پہ جو ہے ناں (h) Double آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اگر یہ Pattern error ہے نا تو یہ Delete کی جا سکتی ہے اور۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں پڑھ لوں، سن لیں اگر آپ کو پسند آئے تو ٹھیک ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: پڑھ لیں۔ (قہقہہ)

وزیر محنت وافرادی قوت: مجوزہ خیبر پختونخوا ایمپلائز سوشل سیکورٹی ایکٹ 2021 کی Section 2 کی شق (1) میں Sub-clause (h) کو دو بار لکھا گیا ہے جو دو مختلف الفاظ Dependent اور Disablement کی تعریف کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ مذکورہ غلطی کو ٹھیک کرنے کے لئے Sub-clause (h) کے بعد بقیہ Definition کے لئے بالترتیب دیگر انگریزی حروف تہجی بھی درست کر دیئے جائیں، بس جو انگریزی ہیں وہ حروف تہجی، باقی ایکٹ کو نہیں چھیڑنا ہے ہم نے۔

جناب سپیکر: کیوں جی؟ یہ Pattern error ہے، یہ سیکرٹریٹ ٹھیک کر لے گا۔ جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، اس بل کے بارے میں میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ سارا بل ہی ڈیفر ہو گیا۔

محترمہ حمیرا خاتون: کیا دوبارہ اس کو لیں گے؟

جناب سپیکر: ہاں دوبارہ آئے گا۔ ہاں Nineteen سے Onward ڈیفر ہوا ہے، پچھلے تو ہو گیا ناں۔ شوکت یوسفزئی صاحب، یہ کلاز 19 سے آگے ڈیفر ہوا ہے، یہ ہوم والا بل جو ہے، پہلے تو پچھلا پورشن پاس ہو چکا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: 19 سے آگے۔ جی لیاقت خان، وقار خان، اس کے بعد آپ۔

کامسیٹ یونیورسٹی کے معاملہ کا مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا

جناب لیاقت علی خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، کامسیٹ یونیورسٹی میں بہت زیادہ طلباء پڑھتے ہیں لیکن ان لوگوں کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسی یونیورسٹی؟

جناب لیاقت علی خان: کامسیٹ ایبٹ آباد۔

جناب سپیکر: کامسیٹ ایبٹ آباد کی بات کر رہے ہیں آپ؟

جناب لیاقت علی خان: ایبٹ آباد اور اسلام آباد دونوں ایک ہی ہیں لیکن سر، اگر آپ کو یاد ہے تو ایک دن میں نے آپ سے بھی ٹیلی فون کروایا اور میں گیا ادھر، ڈائریکٹر صاحب سے بھی ملا، ادھر صرف پیسے بٹورنے کے لئے لوگ بیٹھے ہیں، سٹوڈنٹس کو بالکل کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے اور یقینی دو تین سالوں سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے فائل پورے ہو گئے ہیں لیکن وہ لوگ باہر کے لوگوں کو، باہر کے پروفیسرز کو پیسے نہیں دیتے ہیں تو اس لئے وہ اس کے پیپر بھی نہیں چیک کرتے اور چھ چھ، سات سات مہینے کے بعد پھر واپس بھیجتے ہیں کہ آپ لوگوں کے پاس قرض ہے، قرضدار ہیں آپ لوگ، اس لئے ہم نہیں چیک کرتے، تو بہت سارے سٹوڈنٹس ایسے ہیں سر، کہ وہ آٹھ آٹھ سال سے اس کو پی ایچ ڈی ڈگری نہیں ملتی ہے۔ ایک تو وہ ایم ایس تک جتنی مشکل سے پہنچتے ہیں پھر آٹھ سال وہ لوگ ڈگری بھی نہیں دیتے تو ہائر ایجوکیشن کی طرف سے بھی یہ میرے خیال میں آٹھ سال کے بعد وہ ڈگری قابل قبول نہیں ہوتی ہے، تو سر، مہربانی ہو گی، میں پہلے خود بھی گیا ہوں، ابھی سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ہے، تو اس ڈائریکٹر صاحب کو اس سٹینڈنگ کمیٹی میں بلائیں تاکہ ان لوگوں، غریب لوگوں کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے سر، میں نے ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب کے ساتھ بھی بات کی تو اس نے کہا کہ آپ سپیکر صاحب کو بولو کہ وہ اس میٹنگ کے ایجنڈے کا

حصہ بنائیں اور وہ آجائیں تو بہت سارے سٹوڈنٹس کا مسئلہ حل ہو جائے گا سر، کیونکہ وہ بہت زیادہ ظلم کرتے ہیں، اتنی ہیوی ہیوی فیس بھی لیتے ہیں اور پھر سٹوڈنٹس کو کوئی تحفظ اور سٹوڈنٹس کو ڈگری دینے کے لئے بالکل وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب، لیاقت صاحب کا جو ایک کال اٹنشن، پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کی ہے انہوں نے، کہ کامسیٹ یونیورسٹی کے ایشوز ہیں With the students، ڈگری لیٹ دیتے ہیں ادھر، اور بھی یہ چاہتے ہیں کہ اس کو ہائرایجوکیشن کی کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور کہتے ہیں کہ منسٹر کامران بنگش ان سے Agree کر کے گئے ہیں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: سر، کامران صاحب ہیں نہیں لیکن اگر سٹوڈنٹس کا ایشو ہے اور Genuine issue ہے تو میرے خیال سے بھیج دیں، کوئی ایشو نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The matter is referred to the-----

(Interruption)

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the matter may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it; the matter is referred to the concerned Committee.

وقار احمد خان صاحب، کوئی ریزولوشن ہے آپ کی، وقار خان؟

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جی، جی سر، جی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو Rules relax کروائیں پھر۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب وقار احمد خان</u>: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is this the desire of the House that rule 124 under rule 240 may be suspended? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes.'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. The rule is suspended.

جی وقار خان!

قرارداد

<u>جناب وقار احمد خان:</u> سر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔

ہر گاہ کہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ منشیات کا استعمال اور اس کی سمگلنگ عالمی سطح پر ایک ناپسندیدہ، قبیح اور غیر قانونی کاروبار ہے اور اس گھناؤنے کاروبار میں کسی بھی سطح پر ملوث تمام انسانیت دشمن عناصر کو سخت سے سخت سزا دینے کی ضرورت ہے لیکن جناب سپیکر، یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس کاروبار سے وابسطہ تمام لوگ عالمی سطح پر اتنا اثر ورسوخ رکھتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کے لئے بھی ان کو قانون کے شکنجے میں لانا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے اسی نوعیت کا ایک مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ:

Five Rivers Shipping Company کا جہاز MV, MELIKA-2 بندر عباس پورٹ ایران سے مارچ 2019 کو مصر کے لئے روانہ ہوا، اس جہاز پر چھ پاکستانی بھی سوار ہوئے جن میں سے دو کا تعلق میرے حلقہ نیابت سے ہے، ایک کا نام ظہور احمد ولد خونہ گل سکنہ کبل سوات ہے، دوسرا صدام حسین ولد خائستہ باچا سکنہ دیولئی کبل سوات ہے۔ مذکورہ بالا جہاز کے سامان میں سے دو ٹن منشیات بھی مصر کے حکام نے پکڑی ہیں اور پھر ان تمام لوگوں پر عدالت میں کیس چلایا گیا اور 5 جولائی 2021 کو ان تمام لوگوں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ سزا کے خلاف اپیل ساٹھ دنوں میں داخل کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایک عدالتی کارروائی ہے اور اس ملک کے مروجہ قانون کے مطابق شاید یہی سزا ہو گی لیکن اگر اس سزا پر عملدرآمد ہوا تو یہ انتہائی ناانصافی اور ظلم کی بات ہو گی کیونکہ درجہ بالا دونوں افراد نے نہایت کسمپرسی کی حالت میں قرض لیکر جہاز پر جانے کے لئے کاغذات بنوائے۔ لہذا یہ ناممکن ہے کہ یہ لوگ ٹنوں کی مقدار میں منشیات خرید سکیں۔ اس کے علاوہ تمام پاکستانی فروری 2019 میں ایران گئے اور کچھ دن Shipping agent کے Rest House میں رہنے کے بعد جہاز پر سوار ہوئے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفاش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت وزارت خارجہ سے سفارش کرے کہ مذکورہ افراد کو بھرپور قانونی امداد فراہم کی جائے اور اعلیٰ حکومتی سطح پر ان منشیات کے اصلی مالکان کا تعین کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، یہ انسانی ہمدردی کے حوالے سے بات ہو سکتی ہے، جو ہماری وزارت خارجہ ہے، ان سے ایک سفارش کی جا سکتی ہے، باقی تو وہاں کا قانون ہے، وہ تو ہم نہیں چھیڑ سکتے لیکن ایک ریکویسٹ Through وزارت خارجہ بھیجی جا سکتی ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say-----

(Voices: Yes)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ ذرا، کیا یہ اس ملک کے اندرونی معاملات کے اندر مداخلت نہیں ہو گی اس سفارش سے؟ کیونکہ یہ ان کی عدالت نے سزا دی ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، میں نے جیسے کہا کہ اگر وزارت خارجہ کی تو، اگر ان کے ساتھ کوئی Proof ہے تو بغیر Proof کے تو نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: میرا تو ذاتی خیال ہے کیونکہ ہم خود بھی قانون کی بالادستی پہ بات کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں تو اس کو ہم Privately وزارت خارجہ سے رابطہ کر کے-----

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، یہی میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کہ ریزولیوشن نہ لائیں، پاس کریں۔ اس سے آپ وزارت خارجہ سے بات کریں، شاہ محمود قریشی صاحب سے یا ایمبیسی سے بات کی جا سکتی ہے وہاں پہ کہ بھئی یہ لوگ تو مسافر تھے، انہوں نے تو کوئی ایسی چیز نہیں کی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے سر، اگر یہ-----

جناب سپیکر: ان کو قانونی مدد فراہم کی جائے، اصل نکتہ یہ ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، اگر یہ آجائیں یا ہمیں کچھ دے دیں تو فارن منسٹری کو میں خود لیٹر لکھ دوں گا اور قریشی صاحب سے بات بھی کر لوں گا۔

جناب سپیکر: لیٹر بھی لکھیں، بات بھی کریں۔ وقار خان، This is the best way.

جناب وقار احمد خان: Sir, excuse me, Sir ایک منٹ سر، اس میں Already جو ہے ناں منسٹری انٹرنیشنل بھی Involve ہوئی ہے، وہ رابطے میں بھی ہے، تو اگر یہاں سے قرارداد چلی جائے سر، کیونکہ قانون کی تو میں نے تو ساری Detail میں اس پہ بات کی ہے لیکن یہاں پر سفارش اگر چلی جائے۔

جناب سپیکر: میں اس پہ رولنگ دے رہا ہوں، وہ رولنگ آپ سمجھ لیں کہ آپ کی قرارداد سے زیادہ آ جائے گی کہ ہماری صوبائی حکومت وزارت خارجہ سے اور ایمبیسی، ایمبیسڈر اس میں رابطہ کر کے ان دو افراد کو قانونی امداد فراہم کریں، اس کے قانون کے مطابق یہی ہے تو اس پہ میں رولنگ دیتا ہوں، بجائے اس کے کہ ہاؤس اس ریزولیوشن کو پاس کرے، رولنگ کا اور مقصد ہے، ریزولیوشن کوئی اور طرف چلی جاتی ہے، تو یہ اس میں صوبائی حکومت وزارت خارجہ سے اور ایمبیسی سے رابطہ کرے تاکہ ان دو افراد کو جو سوات کبل سے تعلق رکھتے ہیں، جو اس جہاز پہ سوار تھے، جن کا منشیات سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن وہ اس میں پھنس گئے غریب، تو ان کو قانونی امداد فراہم کی جائے جو بھی ہے۔

The sitting is adjourned till 10 am.

جناب صلاح الدین: سر، مجھے اگر ایک منٹ بولنے کی اجازت دے دیں آپ۔

جناب سپیکر: نماز کا ٹائم بھی نکل رہا ہے۔

جناب صلاح الدین: بس آخری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین خان۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو جی، تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، اگر لاء منسٹر Kindly توجہ فرمائیں، پلیز سر، انجینئرز سٹرائیک پہ ہیں، میں، کنڈی صاحب، وقار خان صاحب، ہم ان کے پاس گئے تھے اور انہوں نے ہم سے ریکویسٹ کی کیونکہ ان کی Plea بھی بڑی Genuine ہے اور ہم کسی اور چیز کو مطلب ان کی Favour بھی نہیں کرنا چاہتے لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ لاء منسٹر اور گورنمنٹ یہ Convey کر دیں گورنمنٹ کو کہ ان کے ساتھ بیٹھیں اور ایک کمیٹی تشکیل دیں۔

جناب سپیکر: وہ کدھر سٹرائیک پہ ہیں؟

جناب صلاح الدین: ان کی Plea ہے۔

جناب سپیکر: وہ بھی باہر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب صلاح الدین: جی سر، ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے انجینئرز، اور ان کی Plea ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ادھر اسمبلی کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب صلاح الدین: جی سر۔

جناب سپیکر: ہمیں تو ڈاکٹرز کا پتہ تھا، وہ تو ہم نے Engage کئے تھے۔

جناب صلاح الدین: سر، ڈاکٹرز اور انجینئرز بھی ہیں، تو بات کرنے میں میرا خیال ہے کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ان سے بات کی جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، ان انجینئرز جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بھی بلالیں اور ان کو بھی Engage کریں، کوئی انجینئر یہ کہتے ہیں باہر سیٹنگ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کی بھی بات سنیں اور حکومت تک پہنچائیں اور شوکت یوسفزئی صاحب، اگر وہ ڈاکٹرز ہیں تو ذرا آ جائیں اس طرف۔

The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, the 27th August 2021.

(اجلاس بروز جمعہ مورخہ 27 اگست 2021 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)